صارفین سے سرکار تک چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

ایڈیٹر: نشید آفاقی

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

دبئی میں سادہ اور پاکستان میں پھلوں کی تصویر والا لیبل.........کیا یہ کھلا تضاد نہیں؟

روح افزاء کا پاکستانی صارفین سے دوہرا معیار

امریکا میں مقیم پاکستانی نوجوان محمد سرور علی نے Ai کے میدان میں کامیابی کے جھنڈے گاڑھ دیئے

8 مارچ کو دنیا بھر میں خواتین کا عالمی دن منایا گیا

یہ ہے شنگھائی، ہر دن ایک نئی جستجو، ایک نئی ایجاد

جرمنی میں رمضان المبارک

توانائی کو ذخیرہ کرنے کی کوششوں میں ایک اہم سنگِ میل عبور

نیو یارک (کنزیومر واچ نیوز) سائنس دانوں نے جوہری فضلے کو بجلی میں بدلنے کی صلاحیت رکھنے والی نیوکلیئر بیٹری بنا کر توانائی کو ذخیرہ کرنے کی کوششوں میں ایک اہم سنگِ میل عبور کر لیا ہے۔امریکا میں سائنس دانوں کی ایک ٹیم نے نیکسٹ جنریشن بیٹری کو ایک پروٹوٹائپ ڈیوائس کے ساتھ پہلے ہی آزما چکی ہے جو مناسب مقدار میں نیوکلیئر تابکاری اکٹھا کر کے مائیکرو چپس کو توانائی دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔نیوکلیئر بیٹریوں کو برسوں تک چارجنگ یا مرمت کے بغیر بجلی بنانے کی ممکنہ صلاحیت کے لیے جانا جاتا ہے۔اوہائیو اسٹیٹ یونیورسٹی کے محققین کی جانب سے بنائی یہ جدید بیٹری استعمال شدہ نیوکلیئر ایندھن سے گیما شعاعوں کو اکٹھا کر کے سنٹیلیٹر کرسٹلز کا استعمال کرتے ہوئے روشنی میں بدلتی ہے۔ بعد ازاں سولر سیلز کی مدد سے روشنی کو بجلی میں بدل دیا جاتا ہے۔تحقیق کے سربراہ اور یونیورسٹی کے پروفیسر ریمنڈ کاؤ کا کہنا تھا کہ اس سے کچھ ایسا اکٹھا کیا جا رہا ہے جس کو فضلا سمجھا جاتا تھا اور اس کو خزانے میں بدلا جا رہا ہے۔یہ تحقیق جرنل آپٹیکل میٹیریلز: ایکس میں شائع ہوئی۔

مشہور زمانہ ویڈیو ایپلی کیشن اسکائیپ بند

واشنگٹن (کنزیومر واچ نیوز) ٹیکنالوجی کمپنی مائیکروسافٹ بالآخر اپنی مشہور زمانہ ویڈیو ایپلی کیشن اسکائپ بند کرنے جا رہی ہے۔اس ایپلی کیشن کو صارفین 20 برس سے زیادہ عرصے سے استعمال کر رہے ہیں اور ایک وقت ایسا تھا جب میں ویڈیو کال کے لیے یہ لازمی سمجھی جاتی تھی۔لیکن گزشتہ چند برسوں میں واٹس ایپ سے لے کر ایپل کی آئی میسج تک اور ان کے علاوہ پیشہ ورانہ استعمال کے لیے زوم جیسے متبادل نے اس کی جگہ لی اور اس ایپ کا استعمال کم ہوتا گیا۔اب اسکائپ کی مالک کمپنی مائیکروسافٹ کا کہنا ہے کہ وہ اس سروس کو بند کرنے جا رہی ہے۔کمپنی کے مطابق صارفین یا تو اپنا ڈیٹا ایکسپورٹ کر کے لے جا سکتے ہیں یا پھر مائیکروسافٹ کے ٹیمز میں منتقل کر سکتے ہیں جس میں کئی چیٹ اور کالنگ فیچر موجود ہیں۔مائیکروسافٹ ٹیمز پر ایک مائیگریشن سروس شروع کرے گا تاکہ صارفین گروپ چیٹس اور اس جیسے ڈیٹا کو منتقل کر سکیں۔

8 مارچ کو دنیا بھر میں یومِ خواتین منایا گیا

کراچی (کنزیومر واچ نیوز) 8 مارچ کو دنیا بھر میں یوم خواتین منایا گیا۔یہ دن خواتین کی خدمات، معاشرے میں ان کے کردار، جدوجہد اور قربانیوں کو تسلیم کرنے اور انہیں سراہنے کے لیے منایا جاتا ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ عالمی یوم خواتین کے لیے آخر 8 مارچ کا دن ہی کیوں مخصوص کیا گیا ہے اور اس دن کو منانے کا سلسلہ کب اور کیوں شروع ہوا؟ یہ 1908 کی بات ہے جب امریکی ریاست نیویارک کی محنت کش 15 ہزار خواتین نے اپنے حق کے لیے آواز بلند کی، انہوں نے کام کے لیے سازگار ماحول اور کم اوقات، برابر اجرت کے حق اور حقِ خود ارادیت کی خاطر تحریک شروع کی۔ بعد ازاں 1910 میں سوشلسٹ انٹرنیشنل کانفرنس کے دوران خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے پہلی بار تجویز پیش کی گئی جو 1977 میں اقوامِ متحدہ نے باضابطہ طور پر قبول کی۔

پیٹ بھر کر کھانا کھانے کے بعد میٹھا کھانے کی خواہش

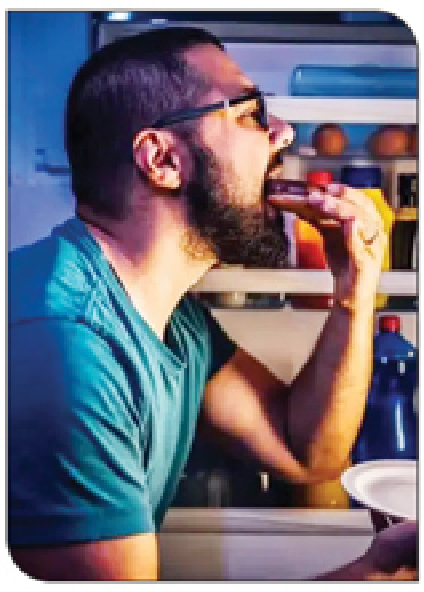

نیو یارک (کنزیومر واچ نیوز) تقریباً ہم سب نے تجربہ کیا ہے کہ جب ہم پیٹ بھر کر کھانا کھا لیتے ہیں اور پیٹ بھرا محسوس ہوتا ہے، تو ہم کچھ میٹھا کھانا چاہتے ہیں لیکن ایسا کیوں ہوتا ہے؟ کولون میں میکس پلانک انسٹی ٹیوٹ کے محققین نے دریافت کیا ہے کہ میٹھے کی یہ خواہش دماغ سے پیدا ہوتی ہے۔ دماغ میں موجود اعصابی خلیے جو کھانے کے بعد پیٹ بھرے احساس کے لیے ذمہ دار ہوتے ہیں، میٹھے کی خواہش پیدا کرنے میں بھی کردار ادا کرتے ہیں۔ چوہوں اور انسانوں دونوں میں، پیٹ بھر کر کھانے کے بعد ایک ایسا عمل رونما ہوتا ہے جو اوپیٹ ß-endorphin کے اخراج کو متحرک کرتا ہے جس کے نتیجے میں میٹھے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ سائنسدانوں کے مطابق، اس عمل میں اوپیٹ سگنلنگ کو روکنا موجودہ اور مستقبل میں موٹاپے کے علاج میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

سام سنگ گلیکسی ایس 25 الٹرا بالآخر اپنی پوزیشن کھو بیٹھا

نیو یارک (کنزیومر واچ نیوز) تقریباً ہم سب نے تجربہ کیا ہے کہ جب ہم پیٹ بھر کر کھانا کھا لیتے ہیں اور پیٹ بھرا محسوس ہوتا ہے، تو ہم کچھ میٹھا کھانا چاہتے ہیں لیکن ایسا کیوں ہوتا ہے؟ کولون میں میکس پلانک انسٹی ٹیوٹ کے محققین نے دریافت کیا ہے کہ میٹھے کی یہ خواہش دماغ سے پیدا ہوتی ہے۔ دماغ میں موجود اعصابی خلیے جو کھانے کے بعد پیٹ بھرے احساس کے لیے ذمہ دار ہوتے ہیں، میٹھے کی خواہش پیدا کرنے میں بھی کردار ادا کرتے ہیں۔ چوہوں اور انسانوں دونوں میں، پیٹ بھر کر کھانے کے بعد ایک ایسا عمل رونما ہوتا ہے جو اوپیٹ ß-endorphin کے اخراج کو متحرک کرتا ہے جس کے نتیجے میں میٹھے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ سائنسدانوں کے مطابق، اس عمل میں اوپیٹ سگنلنگ کو روکنا موجودہ اور مستقبل میں موٹاپے کے علاج میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

پانی استعمال کیے بغیر مریخ پر تعمیرات کے لیے کنکریٹ تیار کرنے کا منصوبہ

مدراس (کنزیومر واچ نیوز) انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی مدراس میں سائنسدانوں کی ایک ٹیم دوسرے سیاروں پر رہنے والے لوگوں کی مدد کے لیے ایک منصوبے پر بڑی پیش رفت کر رہی ہے۔ بھارتی میڈیا رپورٹس کے مطابق محققین کی ایک ٹیم خلا میں رہنے کے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے نئے آئیڈیاز اور اس کے حل تیار کرنے کے منصوبے پر تحقیق کر رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق بڑی خلائی ایجنسیاں مریخ جیسی جگہوں پر بھاری سامان پہنچانے پر کام کر رہی ہیں۔ٹیم اس بات پر توجہ مرکوز کر رہی ہے کہ خلابازوں کے پہنچنے کے بعد آرام سے زندگی گزارنے میں کس طرح مدد کی جا سکے گی۔ٹیم کے نئے منصوبوں میں سے ایک پانی کا استعمال کیے بغیر مریخ پر تعمیر کے لیے کنکریٹ تیار کرنا ہے، جو زمین پر ایک بہت ہی محدود وسائل ہے۔ٹیم کے ایک محقق آدتیہ سدھارتھ نے کہا کہ ہم نے سلفر کا استعمال کرتے ہوئے ایک خاص کنکریٹ بنایا، جو مریخ پر پایا جاتا ہے، یہ اتنا ہی مضبوط ہوتا ہے جتنا کہ ہم زمین پر استعمال کرتے ہیں۔ٹیم نے یہ جانچنے کے لیے ایک اونچا مائیکرو گرویٹی ڈراپ ٹاور بھی بنایا کہ مواد زیرو کشش ثقل میں کیسے برتاؤ کرتا ہے۔

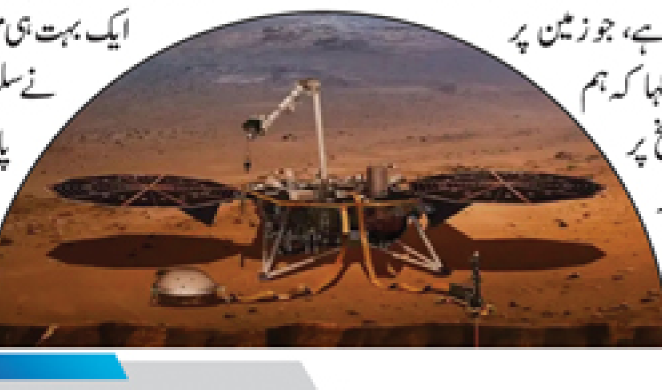

چینی سائنسدانوں نے جدید لیزر بیسڈ آپٹیکل سسٹم تیار کر لیا

بیجنگ (کنزیومر واچ نیوز) چینی سائنسدانوں نے ایک ایسا جدید لیزر بیسڈ آپٹیکل سسٹم تیار کر لیا ہے جو 100 کلومیٹر (62 میل) دور سے بھی ملی میٹر سطح کی تفصیلات کو واضح طور پر دیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے یہ ٹیکنالوجی روایتی نگرانی کے طریقوں کو پیچھے چھوڑ کر عالمی انٹیلی جنس اور خلائی مشاہدے میں انقلاب برپا کر سکتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق یہ سسٹم 1.7 ملی میٹر تک کی چھوٹی سے چھوٹی تفصیل کا پتہ لگا سکتا ہے اور اس میں 4×4 مائیکرو لینس سسٹم کا استعمال کیا گیا ہے جو آپٹیکل اپرچر کو وسیع کر کے غیر معمولی ریزولوشن فراہم کرتا ہے اس جدید نظام میں 10 گیگا ہرٹز سے زیادہ کی فریکوئنسی پر کام کرنے والا ہائی فریکوئنسی لیزر ماڈیول نصب ہے جو فاصلے کی انتہائی باریک پیمائش اور واضح افقی تصویر کشی ممکن بناتا ہے۔چین کے صوبہ چنگھائی میں واقع جھیل پر کیے گئے تجربے میں یہ سسٹم 15.6 ملی میٹر (5/8 انچ) تک درستگی کے ساتھ فاصلے کی پیمائش کرنے میں کامیاب رہا جو اس کی شاندار صلاحیتوں کا مظہر ہے اس کی مدد سے سیٹلائٹس، فوجی تنصیبات اور خلائی ڈھانچے کی باریک ترین تفصیلات بھی حاصل کی جا سکتی ہیں۔

مجلسِ ادارت:

● چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹوایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی
● شریعہ ایڈوائزر: مفتی عبداللہ صدیقی ● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ
● ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین ● ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی
● پریس منیجر: شکیل احمد خان

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

10 TO 16 MARCH, 2025 ☆☆☆ ۱۰ تا ۱۶ مارچ ۲۰۲۵ ☆☆☆

صارفین سے سرکار تک — چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

https://www.facebook.com/ConsumerWatchKarachi/

فرمانِ الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی ہے اور فیصلے کی روشن باتوں (پر مشتمل ہے۔) تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے۔ اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور (یہ آسانیاں اس لئے ہیں) تاکہ تم (روزوں کی) تعداد پوری کرلو اور تاکہ تم اس بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ (سورۃ البقرہ 185)

مجھے ہے حکم اذاں..................!

کنزیومر واچ کا تازہ شمارہ منظر عام پر آگیا ہے ہمیشہ کی طرح ہم نے کوشش کی ہے کہ آپ کی تجاویز کی روشنی میں میگزین کو بہتر سے بہتر بنایا جائے۔ میگزین کے حوالے سے آپ کی تجاویز کا انتظار رہے گا۔ سالانہ ٹیکس وصولی کے ہدف میں کمی کے پیش نظر ایف بی آر نے آئی ایم ایف کو بعض شعبوں میں ٹیکس کی شرح کم کرنے کی تجویز دی ہے یہ بات خوش آئند ہے کہ فیڈرل بورڈ آف ریونیو نے بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کو تمباکو، رئیل اسٹیٹ اور مشروبات کے شعبوں کے لیے اگلے 3 ماہ (اپریل تا جون) کے دوران ٹیکس کی شرحوں میں کمی کی تجویز دی ہے۔
اس کے علاوہ آئی ایم ایف کو اگلے بجٹ میں تنخواہ دار طبقے پر بھی ٹیکسوں کا بوجھ کم کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ ان بڑے شعبوں پر ٹیکس کی شرح میں کمی کے ساتھ ایف بی آر نے پیشگوئی کی ہے کہ ان شعبوں میں حجم اور لین دین موجودہ ٹیکس کی شرحوں پر نمایاں کمی کا شکار ہیں، اس لیے ٹیکس وصولی کے ادارے نے قومی خزانے میں اضافی 100 ارب روپے کی وصولی کا تخمینہ لگایا ہے جو اپریل تا جون کے 3 ماہ کے دوران حاصل ہو سکتے ہیں۔ ایک اور خوش کن خبر یہ ہے کہ نیپرا نے ملک بھر کے لیے ماہانہ ایڈجسٹمنٹ کے تحت بجلی کی قیمتوں میں کمی کر دی۔ کراچی کے سوا باقی ملک کے لیے بجلی 2 روپے 12 پیسے فی یونٹ سستی کی گئی ہے جبکہ کراچی کے لیے بجلی کی قیمت میں 3 روپے فی یونٹ کی کمی کر دی گئی ہے۔ نیپرا نے ماہانہ ایڈجسٹمنٹ میں بجلی کی قیمت میں کمی کے نوٹیفکیشنز بھی جاری کر دیے ہیں، نوٹیفکیشن کے تحت صارفین کو بجلی کی قیمتوں میں کمی کا ریلیف مارچ کے بلوں میں ملے گا۔ نوٹیفکیشن کے مطابق کے الیکٹرک کے لیے بجلی دسمبر 2024 کی ماہانہ ایڈجسٹمنٹ میں سستی کی گئی جبکہ باقی ملک کے لیے جنوری 2025 کی ایڈجسٹمنٹ میں بجلی کی قیمت میں کمی کی گئی۔ کے الیکٹرک نے بجلی 4 روپے 95 پیسے فی یونٹ سستی کرنے کی درخواست کی تھی۔ ماہ مقدس کے آتے ہی بازاروں میں کھانے پینے کی اشیا اور فروٹ کی قیمتوں نے آنکھیں کھول دیں، مچھلی کی خریداری بھی بڑھ گئی۔ لاہور میں مرغی کے گوشت کی قیمت 730 روپے کلو اور ٹماٹر پیاز کی قیمت دگنی ہوگئی، کیلے 300 روپے درجن اور سیب 450 روپے فی کلو پر پہنچ گئے۔ اسلام آباد میں سبزیوں کی قیمتیں برقرار ہیں لیکن پھلوں کی قیمتیں بڑھ گئی، امرود 250 سے 400 روپے کلو ہوگئے، سیب ساڑھے تین سو روپے کلو ہوگیا، کینو چھ سو روپے درجن تک پہنچ گئے۔ کوئٹہ میں بھی پھلوں کی قیمتوں میں 30 فیصد تک اضافہ ہوا، پشاور میں اسٹرابیری پانچ سو روپے فی کلو اور سیب ساڑھے چار سو روپے فی کلو ہوگئے۔ کراچی میں بھی صارفین گراں فروشوں سے پریشان ہیں متعلقہ اداروں سے ہماری اپیل ہے کہ وہ صارفین کو رمضان المبارک میں مہنگائی کے طوفان سے نجات دلانے کے لئے عملی اقدامات کریں۔

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر کنزیومر واچ

Top Stories — ٹاپ اسٹوریز

PAGE 04

روح افزاء کا پاکستانی صارفین سے دوہرا معیار

PAGE 08

یہ ہے شنگھائی، ہر دن ایک نئی جستجو، ایک نئی ایجاد

PAGE 05

ایجادات میں پڑوسی ممالک ہم سے بہت آگے ہیں، احسن اقبال

PAGE 12

جرمنی میں رمضان المبارک

PAGE 07

حکومت کا فیصلہ، مزید بجلی نہیں خریدیں گے، اویس لغاری

PAGE 13

رئیل اسٹیٹ سیکٹر میں چوری روکنے کے لیے ریگولیٹری اتھارٹی قائم ہوگی

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

دبئی میں سادہ اور پاکستان میں پھلوں کی تصویر والا لیبل.........کیا یہ کھلا تضاد نہیں؟

روح افزاء کا پاکستانی صارفین سے دوہرا معیار

حکیم محمد سعید شہید جیسی باوقار شخصیت کے ادارے نے بہت نام پیدا کیا مگر افسوس کہ اس ادارے نے بھی صارفین کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی

صارفین کا خیال ہے کہ دبئی میں قوانین سخت ہیں اور پاکستان میں قانون کا احترام نہیں اس لئے ہمدرد نے بھی دوھرا معیار اپنایا ہے

روح افزاء ہمدرد کا ایک معیاری شربت ہے اور بہت بڑی تعداد میں فروخت ہوتا ہے مگر روح افزاء میں پھلوں کا رس شامل نہیں ہوتا

کنزیومرواچ رپورٹ

ہمدرد بلاشبہ ایک معیاری ادارہ ہے حکیم محمد سعید شہید جیسی باوقار شخصیت کی سربراہی میں چلنے والے ادارے نے بہت نام پیدا کیا مگر افسوس کے

ہمدرد کا مؤقف نا مل سکا

نمائندہ کنزیومرواچ نے مذکورہ رپورٹ کے حوالے سے روح افزاء تیار کرنے والے ادارے ہمدرد سے موقف حاصل کرنے کی کوشش کی مگر تادم تحریر کامیابی نا مل سکی، اگر ادارہ ہمدرد اس رپورٹ کی اشاعت کے بعد بھی اپنا موقف دینا چاہے تو ہم اس کا خیرمقدم کریں گے اور اس کی اشاعت کو ممکن بنائیں گے۔

ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ اس ادارے نے بھی صارفین کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی صارفین جب پاکستان اور یو اے ای میں فروخت ہونے والے روح افزاء کا موازنہ کرتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں، پاکستان میں فراہم کی جانے والی روح افزاء کی بوتل پر پھلوں کی تصویر والا لیبل ہوتا ہے اور دبئی میں فروخت ہونے والے روح افزاء کے لیبل پر پھلوں کی تصویر نہیں ہوتی اس سے صارفین کے ذہن میں یہ بات آ رہی ہے کہ ہمدرد ہم سے ناانصافی کر رہا ہے ادارے کی جانب سے اس اہم ترین مسئلے پر کوئی توجہ نہیں دی جا رہی ہے جس سے صارفین میں شکوک وشبہات پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ دبئی میں قوانین سخت ہیں اور پاکستان میں قانون کا احترام نہیں اس لئے ہمدرد نے دوھرا معیار اپنایا ہے، حقیقت یہ ہے کہ روح افزاء ایک معیاری شربت ہے اور بہت بڑی تعداد میں فروخت ہوتا ہے مگر اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ روح افزاء میں پھلوں کا رس شامل نہیں ہوتا بلکہ دیگر مفید اور صحت بخش اجزا سے اس کو ایک منفرد شربت بنایا گیا ہے مگر اس کی آڑ میں پھلوں کی تصویر والا لیبل لگا دینا اخلاقی اور قانونی اعتبار سے درست نہیں ہے، درج ذیل میں صارفین کے تاثرات پیش کیے جا رہے ہیں۔

روح افزاء ایک طویل عرصے سے ہمارے خاندان میں پورے اعتماد کے ساتھ استعمال ہو رہا ہے مگر اس اعتماد کو اس وقت شدید دھچکا لگا جب میں ملازمت کے سلسلے میں دبئی گیا اور وہاں روح افزاء خریدنے کا اتفاق ہوا میں حیران رہ گیا کہ وہاں فروخت ہونے والی روح افزاء کی بوتل کے لیبل سے پھلوں کی تصویر غائب کر دی گئی جبکہ پاکستان میں فروخت ہونے والی روح افزاء کی بوتل کے لیبل پر بڑی ڈھٹائی کے ساتھ پھلوں کی تصویر پرنٹ کی جاتی ہے ہمدرد کے اس غیر ذمہ دارانہ طرز عمل پر مجھے بہت افسوس ہوا اس اقدام کو صاف طور پر صارفین کے ساتھ ناانصافی قرار دیا جائے گا ان خیالات کا اظہار دبئی میں مقیم کراچی کے ایک رہائشی سلمان احمد نے کیا، انھوں نے مطالبہ کیا کہ ہمدرد کے ذمہ دار فی الفور پاکستان میں فروخت ہونے والی روح افزاء کی بوتل کے

لیبل سے پھلوں کی تصویر ہٹائیں۔دبئی میں مقیم کراچی کی ماریہ نے کہا کہ یو اے ای میں قوانین بہت سخت ہیں اور یہاں صارفین کے ساتھ فراڈ کرنے والی کمپنی پر پابندی لگا دی جاتی ہے شاید اسی لئے دبئی میں فروخت ہونے والی روح افزاء

ایک ایسا ادارہ تھا جس پر سب پاکستانیوں کو فخر تھا مگر جب سے یہ خبر سامنے آئی ہے کہ ہمدرد اس طرح سے صارفین کو بے وقوف بنا رہا ہے تو بہت افسوس ہوا۔عبدالحمید کہتے ہیں کہ جس ادارے کے سربراہ حکیم سعید جیسی بے داغ شخصیت رہی ہو اس

کے والد حکیم عبدالمجید کا بھی حصہ تھا۔مشروب مشرق روح افزا کی ایجاد دہلی میں ہوئی۔حکیم عبد الحمید دہلوی کہتے ہیں: ''سنہ 1945ء میں روح افزا کی پہلی فیکٹری دریا گنج میں قائم ہوئی''۔پاکستان میں یہ شربت ہمدرد لیبارٹریز

"مثنوی گلزارِنسیم" کے ایک کردار پر رکھا گیا تھا۔ روح افزا اپنی ٹھنڈی اور تر و تازہ تاثیر کے لیے مشہور ہے۔روح افزا کا بنیادی مقصد لوگوں کو گرمی کی شدت سے نجات دلانا اور انہیں توانائی فراہم کرنا ہے روح افزا کے حوالے سے ایک اہم مسئلہ

بلکہ اس کے ساتھ ساتھ قانون کے تحت بھی اس پر کارروائی کی جاسکتی ہے۔اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ کمپنی کو واضح اور صحیح معلومات فراہم کرنا ہوگی تا کہ صارفین کو یہ پتہ چل سکے کہ مصنوعات میں دراصل کیا چیزیں شامل ہیں اور وہ کسی بھی قسم کی غلط

درپیش ہے جو صارفین کی اعتماد کو متاثر کر رہا ہے۔ روح افزا نے متحدہ عرب امارات میں بوتل سے پھلوں کی تصویر ہٹا دی ہے، لیکن پاکستان میں یہ تصویر موجود ہے، تو بلاشبہ یہ کنزیومر کرائم یا صارفین کو گمراہ کرنے کی ایک شکل ہے۔صارفین کو اس بات کا حق ہے کہ وہ اس بارے میں صحیح معلومات حاصل کریں کمپنی جو کچھ کر رہی ہے وہ قانونی اور اخلاقی طور پر غلط ہے۔ ایسا کرنے سے نا صرف کمپنی کی شہرت متاثر ہو سکتی ہے

فہمی کا شکار نہ ہوں۔صارفین کو اپنے حقوق کا دفاع کرنا چاہیے اور کمپنیوں کے اس طرح کے رویوں کے خلاف آواز اٹھانی چاہیے۔

ہمدرد کے ذمہ دار فی الفور پاکستان میں فروخت ہونے والی روح افزاء کی بوتل کے لیبل سے پھلوں کی تصویر ہٹائیں (سلمان احمد) یو اے ای میں قوانین بہت سخت ہیں اور یہاں صارفین کے ساتھ فراڈ کرنے والی کمپنی پر پابندی لگا دی جاتی ہے شاید اسی لئے دبئی میں فروخت ہونے والی روح افزاء کی بوتل کے لیبل سے پھلوں کی تصویر غائب ہے کیونکہ روح افزاء میں پھلوں کا رس شامل نہیں ہوتا (ماریہ) ہمدرد ایک ایسا ادارہ تھا جس پر سب پاکستانیوں کو فخر تھا مگر جب سے یہ خبر سامنے آئی ہے کہ ہمدرد اس طرح سے صارفین کو بے وقوف بنا رہا ہے تو بہت افسوس ہوا (عالیہ)

کی بوتل کے لیبل سے پھلوں کی تصویر غائب ہے کیونکہ روح افزاء میں پھلوں کا رس شامل نہیں ہوتا جبکہ پاکستان میں بے فکری کے ساتھ پھلوں والا لیبل لگا کر روح افزاء فروخت کیا جا رہا ہے اور یہ ناانصافی ہم بچپن سے دیکھ رہے ہیں، محمد فیاض کہتے ہیں کہ پاکستان کے علاوہ کوئی دوسرا ملک ہوتا تو روح افزاء کے اس طرز عمل پر کارروائی کی جاتی مگر ہم عرصہ دراز سے دیکھ رہے ہیں کہ معاملہ اسی طرح چل رہا ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے ،ہمارے صارفین کو بھی اپنے حقوق اور قوانین کا ادراک نہیں اس لئے کاروباری ادارے بے فکری سے کنزیومر کرائم کرتے ہیں اور کوئی ایکشن نہیں ہوتا ایک خاتون صارف عالیہ کہتی ہیں کہ ہمدرد

ادارے سے ایسی توقع نہیں تھی ہمدرد کے ذمہ داروں کو چاہیے کہ وہ پاکستان میں بھی لیبل سے پھلوں کو ہٹا دیں تا کہ ان پر لگنے والا داغ دھل سکے،ایک اور خاتون صارف ارم نے کہا کہ ہم سب بچپن سے روح افزاء استعمال کر رہے ہیں ہم سمجھتے ہیں روح افزاء کا نعم البدل کوئی نہیں پھر جب روح افزاء پر صارف کو اعتماد ہے تو روح افزاء کیوں صارفین کے اعتماد سے کھیل رہا ہے۔

روح افزاء کی تاریخ

روح افزا کے اولین نسخہ ساز حکیم استاد حسن خان تھے جنھوں نے اسے سنہ 1907ء میں تیار کیا اور اس میں حکیم محمد سعید

(وقف) پاکستان میں تیار ہوتا ہے، جبکہ بھارت میں اس مشروب کو ہمدرد (وقف) لیبارٹریز میں تیار کیا جاتا ہے۔کمپنی پاکستان، بھارت اور بنگلا دیش میں روح افزا تیار کر رہی ہے۔مشروب مشرق روح افزا گذشتہ کئی دہائیوں سے بہت سے لوگوں کا پسندیدہ مشروب رہا ہے، بالخصوص رمضان کے مہینے میں افطار کے موقع پر من پسند مشروب تصور کیا جاتا ہے۔روح افزا کے مخصوص یونانی نسخہ میں کئی اجزا کو ملایا گیا ہے، جن کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ٹھنڈک پہنچاتے ہیں، جیسا کہ گلاب جو لو کے علاج کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔روح افزا گولا گنڈا، آئس کریم اور فالودہ وغیرہ کے ساتھ استعمال کے لیے بھی مشہور ہے۔روح افزا کا نام پنڈت دیا شنکر نسیم کی نظم

ایجادات میں پڑوسی ممالک ہم سے بہت آگے ہیں، احسن اقبال

انوویشن میں بہتری کی وجہ سے ان ممالک کی معیشت ترقی کر رہی ہے۔ اتنے بہترین ذہن ہونے کے باوجود کیا وجہ ہے کہ ہم پیچھے ہیں؟

جن ممالک نے ترقی کی، انہوں نے ٹیکنالوجی کو اپنایا، ہمارے لیے گلوبل انوویشن انڈیکس کو جانچنا اہم ہے، انجینئرز ڈے کی تقریب سے خطاب

انجینئرنگ میں شعبہ تعلیم سے جدت کا آغاز کرنا ہوگا، انجینئرنگ دنیا کا سب سے پرانا پروفیشن ہے۔ دنیا کے تمام عجوبے انجینئرز نے تیار کیے

اسرائیل کی ٹیکنالوجی میں ترقی کی وجہ سے پورا مغرب اس کی جیب میں ہے، اسرائیل جو کرتا پھرے کوئی اس سے پوچھنے والا نہیں، وفاقی وزیر

کنزیومر واچ ڈیسک

وفاقی وزیر احسن اقبال نے کہا ہے کہ پاکستان ترقی کر سکتا ہے مگر یہ سلسلہ روکنا ہوگا کہ جب چاہا نظام بدل دیا۔ انٹرنیشنل انجینئرز ڈے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وفاقی وزیر احسن اقبال نے کہا کہ انجینئرنگ کا پروفیشن دنیا کا سب سے پرانا شعبہ ہے۔ دنیا کے تمام عجوبے انجینئرز نے تیار کیے۔ قدیم دور سے آج تک ہر ایجاد کے پیچھے انجینئرز کی کوشش رہی۔ پاکستان کی ترقی کے ہر شعبے میں بھی انجینئرز کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈیم، شاہرات، ترقیاتی منصوبے، میزائل اور ایٹمی پروگرام کے پیچھے انجینئرز ہیں۔ آج ہم نے جہاں کامیابیوں کو دیکھنا ہے، وہیں ناکامیوں پر بھی بات کرنی ہے۔ کیا وجہ ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں انجینئرز ہونے کے باوجود ملک دنیا کے ساتھ ترقی نہیں کر سکا۔ دنیا میں جن ممالک نے ترقی کی، انہوں نے ٹیکنالوجی کو اپنایا۔ ہمارے لیے گلوبل انوویشن انڈیکس کو جانچنا اہم ہے۔ احسن اقبال کا کہنا تھا کہ انوویشن میں دنیا بھر میں پاکستان کا نمبر 91 ہے۔ ہمارے پڑوسی اور دوست ممالک اس انڈیکس میں بہت آگے ہیں۔ اس انڈیکس میں بہتری کی وجہ سے ان ممالک کی معیشت ترقی کر رہی ہے۔

اتنے بہترین ذہن ہونے کے باوجود کیا وجہ ہے کہ ہم انوویشن میں پیچھے ہیں؟ ہمیں انجینئرنگ میں شعبہ تعلیم سے جدت کا آغاز کرنا ہوگا۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ انجینئرنگ کا پروفیشن دنیا کا سب سے پرانا ہے۔ دنیا کے تمام عجوبے انجینئرز نے تیار کیے۔ قدیم دور سے آج تک ہر ایجاد کے پیچھے انجینئرز کی کوشش رہی۔ پاکستان کی ترقی کے ہر شعبے میں انجینئرز کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہارڈ ویئر دینا حکومت کا کام، سافٹ ویئر بنانا جامعات کا کام ہے۔ ایک چھوٹے سے ملک اسرائیل کے سامنے سب مسلم ممالک بے بس ہیں۔

اسرائیل کی ٹیکنالوجی میں ترقی کی وجہ سے پورا مغرب اس کی جیب میں ہے۔ اسرائیل جو کرتا پھرے کوئی اس سے پوچھنے والا نہیں۔ احسن اقبال نے کہا کہ ہمارے ڈھائی کروڑ بچے اسکولوں سے باہر ہیں۔ ہم نے جب بھی ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی حکومت ختم کردی گئی۔ 2018 میں کچھ ججز اور جنرلز نے ہماری حکومت ختم کردی۔ سی پیک بند ہوگیا، بہت سے منصوبوں کو بریک لگ گیا۔ یکم اپریل 2022 کو پی ایس ڈی پی کی قسط جاری کرنے کے قابل نہیں تھے۔ پلاننگ کمیشن نے ہماری حکومت آنے سے قبل ہی قسط جاری کرنے سے انکار کردیا تھا جب کہ عدم اعتماد سے قبل ہی پاکستان ٹیکنیکل ڈیفالٹ کی اسٹیج پر پہنچ چکا تھا۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان بھی ترقی کر سکتا ہے لیکن یہ سلسلہ روکنا ہوگا۔ جب چاہا نظام بدل دیا، یہ ملک کو آگے بڑھنے سے روکتا ہے۔

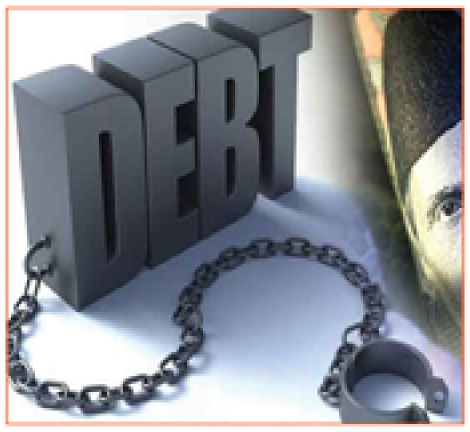

غیر ملکی قرضوں کی ادائیگی اور سود کی واپسی پر عدم اطمینان

چیئرمین پی اے سی کا سیکریٹری خزانہ کی عدم شرکت پر اظہار برہمی، آئی ایم ایف سے مذاکرات کے بعد آئندہ اجلاس میں شرکت کی ہدایت

ڈالر کے اتار چڑھاؤ پر وزارت اقتصادی امور کی پیش گوئیوں کو بھی غلط قرار دیا گیا، غیر ملکی قرضوں کے اعداد و شمار پر تفصیلی بریفنگ کا مطالبہ

58 ارب روپے کا قرضہ ری شیڈول ہو چکا، اسے ہر صورت واپس کرنا ہوگا، عمر ایوب کا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی (پی اے سی) میں اظہار خیال

کھٹمنڈو میں سفارت خانے کی عمارت نہ بنانے کے باعث 18 کروڑ 10 لاکھ روپے کا نقصان کیوں ہوا؟ آڈٹ اعتراضات پر برہمی

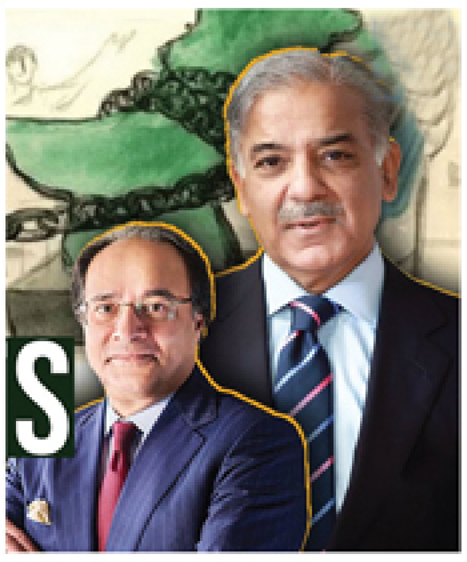

کنزیومر واچ ڈیسک

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی (پی اے سی) نے غیر ملکی قرضوں کی ادائیگی اور سود کی واپسی کے نظام پر عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے، چیئرمین پی اے سی جنید اکبر نے سیکریٹری خزانہ کی عدم شرکت پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں آئی ایم ایف وفد سے مذاکرات کے بعد آئندہ اجلاس میں شرکت کی ہدایت دی۔ اجلاس میں غیر ملکی قرضوں کے اعداد و شمار پر تفصیلی بریفنگ کا مطالبہ کیا گیا جبکہ ڈالر کے اتار چڑھاؤ پر وزارت اقتصادی امور کی پیش گوئیوں کو بھی غلط قرار دیا گیا۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا اجلاس چیئرمین جنید اکبر کی زیر صدارت منعقد ہوا، پی اے سی اراکین نے غیر ملکی قرضوں کی ادائیگی اور سود کی واپسی کے نظام پر عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ عمر ایوب کا کہنا تھا کہ 58 ارب روپے کا قرضہ ری شیڈول ہو چکا ہے اور اسے ہر صورت واپس کرنا ہوگا، جنید اکبر نے معاملے کی سنگینی کو مدنظر رکھتے ہوئے وزارت خزانہ کے ساتھ ساتھ منصوبہ بندی و ترقیات کی وزارت کو بھی اجلاس میں طلب کرنے کا مطالبہ کیا۔ اجلاس میں وزارت اقتصادی امور کے افسران کو 5 کروڑ 20 لاکھ روپے کے اعزازیے دینے کا معاملہ نمٹا دیا، جبکہ وزارت خارجہ کے آڈٹ اعتراضات پر بھی سخت برہمی کا اظہار کیا گیا۔ کمیٹی نے اس پر بھی سوال اٹھایا کہ کھٹمنڈو میں سفارت خانے کی عمارت نہ بنانے کے باعث 18 کروڑ 10 لاکھ روپے کا نقصان کیوں ہوا؟ آڈٹ حکام نے بتایا کہ 2008 میں بلڈنگ بنانے کی منظوری دی گئی تھی، لیکن فنڈنگ نہ ہونے کے باعث منصوبہ مکمل نہ ہو سکا، برلن میں پاکستانی سفارت خانے کی جانب سے 9 کروڑ 70 لاکھ روپے کی رسیدیں سرکاری خزانے میں جمع نہ کرانے کا معاملہ بھی اجلاس میں زیر بحث آیا، جس پر دفتر خارجہ حکام نے غلطی کا اعتراف کرلیا اور یقین دہانی کرائی کہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ لندن اور پیرس میں 4 کروڑ 90 لاکھ روپے کی غیر قانونی تنخواہوں کی ادائیگی کا انکشاف بھی اجلاس میں سامنے آیا، جس پر چیئرمین پی اے سی نے وزارت خزانہ کو 15 دن کے اندر اس معاملے کو حل کرنے کی ہدایت دی۔ اجلاس میں وزارت خارجہ کے افسران کو ڈبل ادائیگیوں کے معاملے پر بھی سخت برہمی کا اظہار کیا گیا، آڈٹ حکام کے مطابق، غیر ضروری ادائیگیوں کی مد میں 5 ملین سے زائد کی رقم افسران کو منتقل کی گئی۔ کمیٹی اراکین نے اس پر شدید ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ افسران کو معلوم ہونا چاہیے تھا کہ انہیں دوہری تنخواہ مل رہی ہے، چیئرمین پی اے سی نے اس معاملے پر ایک ماہ کے اندر کارروائی مکمل کرنے کی ہدایت جاری کردی۔

حکومت کا فیصلہ، مزید بجلی نہیں خریدیں گے، اویس لغاری

مذاکرات شفاف انداز میں کیے جارہے ہیں، وفاقی وزیر نے عالمی شراکت داروں کو آئی پی پیز سے ہونے والے مذاکرات سے آگاہ کیا

وفاقی وزیر اویس لغاری کی زیر صدارت انٹرنیشنل پارٹنرز کے ساتھ اجلاس، شراکت داروں کی سربراہی عالمی بینک کے کنٹری ڈائریکٹر نے کی

آئی پی پیز کے پاس فرانزک آڈٹ کا آپشن موجود ہے، حکومت شراکت داروں کو شامل کرنے کے لیے اقدامات کر رہی ہے، وفاقی وزیر

کنزیومرواچ نیوز

وفاقی وزیر توانائی اویس لغاری نے عالمی شراکت داروں کو انڈیپینڈنٹ پاور پروڈیوسرز (آئی پی پیز) سے ہونے والے مذاکرات سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ آئی پی پیز کے ساتھ مذاکرات آزاد، منصفانہ اور شفاف انداز میں کیے جارہے ہیں، آئی (آئی ایم ایف)، ایشیائی ترقیاتی بینک (اے ڈی بی)، انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن (آئی ایف سی) اور جرمنی کے، کے ایف ڈبلیو بینک کے نمائندوں نے شرکت کی، جرمن سفارت خانے، ایف سی او ڈی، یو این ڈی پی اور اے آئی پی کے نمائندے بھی شامل تھے۔ وفاقی وزیر توانائی اویس لغاری نے شرکا کو پاور سیکٹر میں اصلاحات کے بارے میں پی پیز کے پاس مذاکرات نہ کرنے یا ثالثی اور فرانزک آڈٹ کروانے کا آپشن ہے۔ وفاقی وزیر توانائی اویس لغاری کی زیرصدارت شعبہ توانائی میں اصلاحات سے متعلق پاور سیکٹرز انٹرنیشنل ڈیولپمنٹ پارٹنرز کے ساتھ اجلاس ہوا، ترقیاتی شراکت داروں کے وفد کی سربراہی عالمی بینک کے کنٹری ڈائریکٹر نے کی۔ اس وفد میں عالمی مالیاتی ادارہ

آگاہ کیا، وفاقی وزیر نے شرکا کو ان اصلاحات کے بارے میں آگاہ کیا جو پاور ڈویژن نے کارکردگی اور نظم وضبط کو اپنانے کے اہداف کے ساتھ شروع کی ہیں، تاکہ بجلی کی قیمتوں کو تمام صارفین اور بالخصوص صنعت کے لیے زیادہ مسابقتی سطح تک پہنچایا جاسکے۔ انہوں نے بتایا کہ آئی پی پیز کے پاس فرانزک آڈٹ کا آپشن موجود ہے، حکومت تمام ترقیاتی شراکت داروں کو شامل کرنے کے لیے اقدامات کر رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ مزید بجلی نہیں خریدیں گے، وفاقی وزیر نے وفد کو بجلی تقسیم کار کمپنیوں کی نجکاری اور گورننس کو بہتر کرنے کے اقدامات سے آگاہ کیا۔ شرکا نے پاور ڈویژن کی جانب سے شروع کی گئی اصلاحات کو سراہا، ترقیاتی شراکت داروں نے اصلاحات میں تعاون کا یقین دلایا۔

وزیراعلیٰ پنجاب نے مفت سولر پینل اسکیم کی ڈیجیٹل قرعہ اندازی کردی، مریم نواز نے کامیابی حاصل کرنیوالوں کو مبارکباد دیتے ہوئے انتظامیہ کو سولر پینل انسٹالیشن پراسیس جلد از جلد مکمل کرنے کی ہدایت کردی۔ وزیراعلیٰ پنجاب فی سولر پینل اسکیم کا آغاز ہوگیا، مریم نواز نے فری سولر پینل اسکیم کی خودکار ڈیجیٹل قرعہ اندازی کردی۔ وزیراعلیٰ مریم نواز نے فری سولر پینل اسکیم میں کامیابی حاصل

مریم نواز نے مفت سولر پینل اسکیم کی ڈیجیٹل قرعہ اندازی کردی

وزیراعلیٰ پنجاب نے کامیابی حاصل کرنیوالوں کو مبارکباد دیتے ہوئے انتظامیہ کو انسٹالیشن پراسیس جلد مکمل کرنیکی ہدایت کردی

مہنگی بجلی سے ریلیف دینا چاہتے، ہرگز تاخیر نہ کی جائے، فری سولر پینل اسکیم کو جلد از جلد تکمیل تک پہنچایا جائے، مریم نواز

مارچ کے آخر میں سولر سسٹم کی انسٹالیشن شروع ہوگی، جولائی کے آخر تک فری اسکیم کا پہلا مرحلہ مکمل ہو جائے گا

کنزیومرواچ نیوز

کرنے والے صارفین کو مبارکباد دیتے ہوئے انتظامیہ کو ہدایت کی کہ سولر پینل انسٹالیشن پراسیس جلد از جلد مکمل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو مہنگی بجلی سے ریلیف دینا چاہتے ہیں، ہرگز تاخیر نہ کی جائے، فری سولر پینل اسکیم کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ ذرائع کے مطابق فزیکل ویری فکیشن کے بعد مارچ کے آخر میں صوبہ بھر میں مفت سولر سسٹم کی انسٹالیشن شروع ہوگی، جولائی کے آخر تک فری سولر پینل اسکیم کا پہلا مرحلہ مکمل ہو جائے گا۔ سیکرٹری انرجی نے چیف منسٹر پنجاب کو فری سولر پینل اسکیم کے بارے میں بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ فری سولر پینل اسکیم کے تحت سال بھر میں 94 ہزار 483 سولر سسٹم لگائے جائیں گے، ماہانہ 200 یونٹ تک بجلی استعمال کرنیوالے صارفین کیلئے سولر سسٹم مفت انسٹال کیا جائے گا، فری سولر پینل اسکیم کیلئے 8 لاکھ 61 ہزار صارفین نے اپلائی کیا۔ انہوں نے کہا کہ فری سولر پینل اسکیم کا تمام پراسس اینڈ ٹو اینڈ ڈیجیٹلائزیشن کے ذریعے مکمل کیا گیا، 0.55 کلوواٹ کے 47 ہزار 182 اور 1.1 کلوواٹ کے 47 ہزار 301 سولر سسٹم انسٹال کیے جائیں گے، 100 یونٹ ماہانہ اور 200 یونٹ تک ماہانہ بجلی استعمال کرنیوالے صارفین کو سولر سسٹم مفت دیا جائے گا، صارفین کے ماہانہ بل پر درج ریفرنس نمبر اور سی این آئی سی نمبر سے ویری فکیشن کی جائے گی۔ سیکرٹری انرجی نے بریفنگ میں مزید بتایا کہ فری سولر پینل حاصل کرنے والے صارفین کی معاونت اور رہنمائی کیلئے ہیلپ لائن بھی قائم کی گئی ہے، سولر پینل اور انورٹر کو چوری سے بچانے کیلئے صارف کے شناختی کارڈ سے منسلک کیا جائے گا، پنجاب میں ایک لاکھ سولر سسٹم انسٹال کرنے سے 57 ہزار ٹن کاربن کا اخراج کم ہوگا، فری سولر پینل اسکیم سے وفاقی حکومت پر بھی سبسڈی کا بوجھ کم ہوگا۔

معاشی بہتری کے باوجود خدشات ختم نہیں ہوئے، سروے

2024 میں 19 فیصد کے مقابلے 2025 کی پہلی سہ ماہی میں ملک کی سمت کے بارے میں امید بڑھ کر 31 فیصد ہوگئی

گزشتہ سال کے دوران افراطِ زر کی شرح میں 18 فیصد کی کمی واقع ہوئی جو چار سالوں میں افراطِ زر کی کم ترین سطح ہے، رپورٹ

اگرچہ ملک کے 69 فیصد لوگ خدشات کا شکار ہیں لیکن مقامی معاشی حالات کے بارے میں امید نمایاں طور پر بڑھ رہی ہے

کنزیومرواچ نیوز

موجودہ حکومت کے ایک سال مکمل ہونے کے موقع پر جاری کیے گئے 'اپسوس' کے صارفین کے اعتماد کے سروے کے مطابق معاشی خدشات پاکستانیوں کو بدستور پریشان کر رہے ہیں، جبکہ رجائیت اب تک کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق 10 میں سے 7 پاکستانیوں کا خیال ہے کہ ملک 'غلط' راستے پر گامزن ہے، عالمی سطح پر غلط جذبات کی اوسط 63 فیصد ہے جو پاکستان کے اعداد وشمار سے کچھ کم ہے۔ تاہم، سال 2024 کی آخری سہ ماہی میں 19 فیصد کے مقابلے 2025 کی پہلی سہ ماہی میں ملک کی سمت کے بارے میں امید بڑھ کر 31 فیصد ہوگئی جو نمایاں اضافہ ہے، اور یہ چھ سالوں میں اپنی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہے۔ اقتصادی خدشات اب بھی باقی سب پر چھائے ہوئے ہیں لیکن 2025 میں ان میں نمایاں کمی آئی ہے، گزشتہ سال کے دوران افراط زر کی شرح میں 18 فیصد کی کمی واقع ہوئی ہے جو چار سالوں میں اس کی کم ترین سطح پر ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ہر 3 میں سے 2 پاکستانی ملک کی موجودہ معاشی حالت کو کمزور قرار دیتے ہیں، جب کہ اسے مضبوط ماننے والوں کی تعداد 2024 کی پہلی سہ ماہی سے پانچ گنا بڑھ گئی ہے۔ 88 فیصد پاکستانی یومیہ گھریلو خریداری کرنے میں مطمئن نہیں ہیں۔ تاہم گزشتہ ایک سال کے دوران ان خریداریوں میں اطمینان تین گنا بڑھ گیا ہے۔ سروے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ 69 فیصد لوگ خدشات کا شکار ہیں لیکن مقامی معاشی حالات کے بارے میں امید نمایاں طور پر بڑھی ہے اور اگست 2024 میں 12 فیصد سے فروری 2025 میں یہ 31 فیصد ہوگئی، جو پاکستان میں صارفین کے اعتماد کی ٹریکنگ کے بعد سے بلند ترین سطح ہے۔ ہر پانچ میں سے تین پاکستانیوں کو توقع ہے کہ اگلے چھ ماہ میں ان کے ذاتی مالی حالات کمزور ہو جائیں گے، جبکہ پانچ میں سے ایک پرامید ہے۔ یہ امید اگست 2024 سے مسلسل بڑھ رہی ہے۔ تقریباً 88 فیصد پاکستانی مستقبل میں سرمایہ کاری کے بارے میں پراعتماد محسوس نہیں کرتے۔ تاہم گزشتہ سال سے مستقبل کی بچتوں پر اعتماد میں 30 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگرچہ بڑی خریداریوں میں اعتماد میں قدرے اضافہ ہوا ہے، لیکن یہ اب بھی 6 فیصد پر ہے۔ 10 میں سے 8 پاکستانی اپنی ملازمتوں کے بارے میں خود کو محفوظ محسوس نہیں کرتے، جبکہ 19 فیصد محفوظ محسوس کرتے ہیں جن میں مرد اور درمیانی آمدنی والے گروپ سب سے زیادہ پراعتماد ہیں، اور اعتماد کی یہ سطح کنزیومر کنفیڈنس انڈیکس (سی سی آئی) کی ٹریکنگ شروع ہونے کے بعد سے بلند ترین سطح ہے۔

یہ ہے شنگھائی، ہر دن ایک نئی جستجو، ایک نئی ایجاد

是为上海,日有新求,新发明。

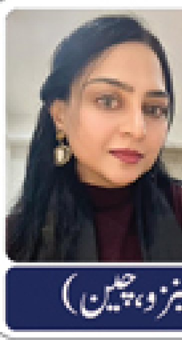

نئے جہاں کی تلاش
ارم زہرا (وینزو، چین)

سفر ہمیشہ اپنے اندر کوئی نہ کوئی راز رکھتا ہے۔ کبھی یہ ہمیں ماضی کی طرف لے جاتا ہے، کبھی مستقبل کی جھلک دکھاتا ہے، اور کبھی حال کو نئے زاویے سے سمجھنے کا موقع دیتا ہے۔ یہ فروری کی ایک یخ بستہ صبح تھی، جب میں ویزو ساوتھ ریلوے اسٹیشن پر کھڑی تھی، اور میری نظریں پلیٹ فارم پر دوڑتی ہوئی ان تیز رفتار ٹرینوں کو دیکھ رہی تھیں، جو لمحوں میں سینکڑوں کلومیٹر کا سفر طے کر لیتی ہیں۔ میں نے اپنے ہاتھ میں پکڑی کافی کا گھونٹ لیا اور سوچا، کیا ترقی صرف عمارتوں اور فیکٹریوں سے ہوتی ہے، یا اس کا تعلق وقت کو مات دینے سے بھی ہے؟ چین نے شاید وقت کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تھا۔

میری ٹرین آ چکی تھی — شنگھائی جانے والی *Gaotie*، جسے دنیا بلٹ ٹرین کہتی ہے۔ میں اپنی سیٹ پر بیٹھی تو سامنے اسکرین پر رفتار کا میٹر چلنے لگا240 — کلومیٹر فی گھنٹہ، 260، اور پھر 300! کھڑکی سے باہر کے مناظر دھندلے ہونے لگے، جیسے میں وقت کے دھارے میں بہتی جا رہی ہوں۔

میرے برابر ایک چینی لڑکی بیٹھی تھی، جو اپنے فون پر QR کوڈ اسکین کر کے کھانے کا آرڈر دے رہی تھی۔ چند لمحوں بعد ایک روبوٹک سرور آیا اور اس نے نہایت خاموشی سے اس کے سامنے کھانے کا ڈبہ رکھ دیا۔ میں نے مسکرا کر لڑکی کی طرف دیکھا، اور وہ بھی ہنس دی۔ یہاں سب کچھ بہت تیز ہے، شاید زندگی بھی!" میں نے دل میں سوچا

دو گھنٹے بعد جب میں شنگھائی کے ہونگ چیاؤ اسٹیشن پر اتری، تو سب سے پہلی چیز جو میں نے محسوس کی، وہ تھی سیکیورٹی۔ پورا شہر ایک غیر مرئی جال میں لپٹا ہوا تھاCCTV — کیمرے، چہرہ شناخت کرنے والے سینسرز، اور ہر جگہ موجود پولیس اہلکار یہاں ہر شخص کا ڈیٹا محفوظ تھا، ہر گاڑی کا نمبر خودکار سسٹم سے جڑا ہوا تھا، اور اگر کسی نے ٹریفک قوانین توڑے، تو اگلے لمحے اس کا چالان اس کے فون پر آ جاتا تھا۔ یہ میں نے بارہا مختلف سڑکوں پر دیکھا کہ ایک بڑی اسکرین پر کچھ لوگوں کی تصویریں آ رہی ہوتیں اور نیچے ان کے جرمانے لکھے ہوتے — یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے بغیر اجازت سڑک عبور کی تھی!

میں نے میٹرو پکڑی اور شنگھائی کی لوجیازوئی کی طرف روانہ ہو گئی۔ چین کا میٹرو سسٹم شاید دنیا کا سب سے جدید نظام ہے۔ جیسے ہی میں اندر داخل ہوئی، چہرہ شناخت کرنے والا سسٹم ایک سیکنڈ میں مجھے اسکین کر چکا تھا اور دروازے میرے لیے کھل گئے۔

میٹرو کا فرش اتنا صاف تھا کہ اس پر عکس نظر آتا تھا۔ دیواروں پر "ہولوگرام اشتہارات" چل رہے تھے، اور میرے برابر بیٹھے لوگ اپنے فون سے آرٹیکل نہیں، بلکہ ورچوئل ریلٹی میں خبریں دیکھ رہے تھے۔ یہ سب کسی فلم کا منظر لگتا تھا، مگر یہ حقیقت تھی۔

میں نے یہاں ہوٹل میں قیام کیا سفر طویل تھا اور پہنچتے پہنچتے رات ہو گئی تھی

یہ رات بھی باقی راتوں کی طرح تھی، مگر اس میں کچھ خاص تھا۔ شاید چاند کی چمک زیادہ تھی، یا شاید میرے دل میں کوئی ایسی روشنی جاگ اٹھی تھی جس نے مجھے بے چین کر رکھا تھا۔ میں نے بیسویں منزل کی کھڑکی سے باہر جھانکا، نیچے شہر روشنیوں میں نہایا ہوا تھا — سڑکوں پر چلتی کاروں کے ہیڈلائٹس کسی خواب کی کرنیں لگ رہی تھیں، اور دریائے ہوانگپو کے کنارے کھڑی عمارتیں رات کے اندھیرے میں بھی جگمگا رہی تھیں۔

یہ شنگھائی تھا۔ خوابوں کا شہر، روشنیوں کا جادوگر، اور جدیدیت کا ایسا نمونہ جو ہر دیکھنے والے کو حیران کر دیتا ہے۔ میں نے ہمیشہ سوچا تھا کہ شہر بھی انسانوں کی طرح ہوتے ہیں — کچھ ماضی میں کھوئے رہتے ہیں، کچھ حال میں جیتے ہیں، اور کچھ مستقبل کی روشنی میں نہائے ہوتے ہیں۔ شنگھائی یقیناً ان شہروں میں سے تھا جو ماضی، حال اور مستقبل کو ایک ساتھ تھامے کھڑا تھا۔

میں نے جیکٹ پہنی اور نانجنگ روڈ کی جانب نکل پڑی۔ یہ سڑک شنگھائی کا دل تھی، جہاں ہر لمحہ ہزاروں لوگ چلتے پھرتے نظر آتے۔ بڑے بڑے شاپنگ مالز کی کھڑکیوں میں سجے برانڈز کی چمک، فٹ پاتھ پر کھڑے آرٹسٹ جو اپنے فن کا مظاہرہ کر رہے تھے، اور ہر چہرے پر ایک انوکھی چمک، جیسے سب نے اپنی زندگی میں کچھ بڑا حاصل کر لیا ہو۔

ایک طرف ایک بوڑھا موسیقار گٹار بجا رہا تھا، اور اس کے سامنے ایک چھوٹا سا باکس رکھا تھا جس پر QR کوڈ چسپاں تھا۔ میں ہنسی، کہ یہاں تو بھکاری بھی ڈیجیٹل ہو گئے ہیں! چین کی یہی تو خاص بات تھی — یہاں سب کچھ بدل چکا تھا، سب کچھ آگے بڑھ چکا تھا۔

نانجنگ روڈ سے چلتے چلتے میں دی بنڈ پہنچ گئی، جہاں ہوانگپو دریا خاموشی سے اپنی روانی میں مگن تھا۔ دریا کے پار، وہی عمارتیں جنہیں میں ہمیشہ تصویروں میں دیکھا کرتی تھی — شنگھائی ٹاور، جین ماؤ ٹاور، اور اورینٹل پرل ٹاور، جو بادلوں سے باتیں کر رہے تھے۔ ایک لمحے کو لگا کہ میں کسی سائنس فکشن فلم کے منظر میں ہوں، جہاں زمین پر موجود سب کچھ مستقبل کے سانچے میں ڈھل چکا ہے۔

دی بنڈ پر چہل قدمی کے بعد بھوک نے شدت اختیار کر لی، تو میں نے ایک حلال ریستوران کا رخ کیا، جس کی کھڑکیوں سے پورے شہر کا نظارہ کیا جا سکتا تھا۔ اندر داخل ہوتے ہی گرم، خوشبودار کھانوں کی مہک نے میرا استقبال کیا۔ میز پر بیٹھتے ہی سامنے پُودونگ (Pudong) کے چمکتے ٹاورز نظر آ رہے تھے، جیسے وہ بھی یہاں کھانے میں شریک ہوں۔

"یہاں کی اسپیشل ڈش کیا ہے؟" میں نے ویٹر سے پوچھا، جو نہایت مؤدب انداز میں مسکرا رہا تھا۔

"شنگھائی ڈمپلنگ اور بیپر یکا فش بہت مشہور ہیں،" اس نے جواب دیا۔

میں نے آرڈر دے دیا اور کھڑکی سے باہر روشنیوں کا نظارہ کرنے لگی۔ دریا کے کنارے چلتی کشتیاں، روشنیوں میں جگمگاتے پل، اور نیون سائنز سے سجے ٹاورز — یہ شہر رات میں جیسے ایک الگ روپ دھار لیتا تھا۔

کھانے کی مہک نے خیالات کا تسلسل توڑا۔

سامنے شنگھائی کے مشہور شیاو لونگ باؤ (Xiaolongbao) ڈمپلنگ رکھے تھے—یہ پتلی سی تہہ میں لپٹی ہوئی بھرپور ڈش چینی کھانوں کا ایک شاہکار تھی۔ میں نے پہلی ڈمپلنگ چمچ پر رکھی، ہلکے سے کانٹے سے اسے چھیدا، اور اندر سے نکلتی گرم یخنی نے جیسے میری سرد شام کو اور بھی خوشگوار بنا دیا۔

اس کے بعد پیپر یکا فش آئی، جو سرخ مرچوں اور مصالحوں میں ڈوبی ہوئی تھی—ذائقہ تیز، مگر اتنا مزے دار کہ ہر نوالہ زبان پر ایک نیا تاثر چھوڑ رہا تھا۔ ساتھ میں چاول اور سبزیوں کی ہلکی تلی ہوئی ڈش، اور گرین ٹی کا ایک کپ... میں نے سوچا، "یہ صرف کھانے کا تجربہ نہیں، یہ شنگھائی کے رنگوں اور ذائقوں میں ڈوبنے کا ایک موقع ہے۔"

ریستوران میں چینی، یورپی، اور مشرق وسطیٰ کے لوگ سبھی اپنی اپنی زبان میں گفتگو کر رہے تھے، مگر ایک چیز سب میں مشترک تھی— کھانے کا لطف اور دی بنڈ کے نظارے کی مسحور کن کشش۔

بلا آخر، میں نے چائے کی آخری چسکی لی، اور کھڑکی سے باہر دیکھا—شنگھائی کے اس دلکش منظر کو جیسے آنکھوں میں قید کر لینا چاہتی تھی۔ یہ شہر صرف ترقی اور تجارت کا نہیں، بلکہ ذائقوں، روایات اور زندگی کے حسین لمحات کو سمیٹنے کی جگہ بھی ہے۔

یہ ڈھلتی شام کا وقت تھا میں دی بنڈ کے کنارے جا کھڑی ہوئی، جہاں دریا کے دوسری طرف روشنیوں کا میلہ لگا تھا۔ چمکتی ہوئی اسکائی لائن، اور ان عمارتوں کا عکس جو پانی میں لرزتے ہوئے خوابوں کی مانند لگ رہے تھے۔ میں نے سوچا کہ یہ وہی شہر ہے جو کبھی ماہی گیروں کی بستی تھا، جو کبھی نوآبادیاتی طاقتوں کے زیرِ سایہ رہا، اور آج؟ آج دنیا کا معاشی حب ہے، جہاں اسٹاک مارکیٹ کی دھڑکنیں پوری دنیا کے کاروباری مراکز پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

یہاں کھڑے ہو کر ایک لمحے کو لگا جیسے میں وقت کے دھارے میں بہہ رہی ہوں—ایک طرف تاریخ کے قدیم گودام اور یورپی طرز کے بینک، اور دوسری طرف شنگھائی ٹاور، جو بادلوں سے باتیں کر رہا تھا۔ یہ ماضی اور مستقبل کا وہ سنگم تھا، جہاں وقت رُک کر خود اپنی تفسیر کو دیکھتا ہوگا۔

یہ شہر محض روشنیوں کا کھیل نہیں تھا، بلکہ ایک ایسا مرکز تھا جہاں دنیا کی بڑی بڑی معیشتیں اپنے فیصلے کر رہی تھیں۔ یہاں کی اسٹاک مارکیٹ کا ایک اتار چڑھاؤ دنیا بھر میں سرمایہ کاری کے رجحانات بدل سکتا تھا، یہاں کی فری ٹریڈ زون پالیسی نے دنیا کے بڑے تاجروں کو اپنی طرف کھینچ رکھا تھا۔

یہاں میرے قیام کا تیسرا دن تھا۔ جب میں نے لوجیازوئی کے مالیاتی مرکز کا رخ کیا، جہاں فلک بوس عمارتوں کے درمیان بجلی گاڑیاں چل رہی تھیں اور ہر طرف کاروباری افراد تیزی سے آ جا رہے تھے۔ یہاں ہر کوئی وقت سے ایک قدم آگے چلنے کی کوشش میں تھا، کیونکہ اگر آپ ایک لمحے کے لیے بھی رکے، تو دنیا آپ کو پیچھے چھوڑ دے گی

جدیدیت کی اس چکا چوند کے بعد میں نے رخ کیا یو یوآن گارڈن کا (جس کو لوگ یو گارڈن کے نام سے بھی جانتے ہیں) جو شنگھائی کے دل میں صدیوں پرانی چین کی ثقافت اور خوبصورتی کا امین ہے۔ جیسے ہی میں باغ کے اندر داخل ہوئی، دنیا ایک دم سست روی میں آ گئی۔ پرانے طرز کے محرابی دروازے، ننھے تالابوں میں تیرتی سنہری مچھلیاں، پیچیدہ انداز میں تراشے گئے درخت اور پتھریلی روشیں—سب کچھ جیسے وقت کی قید سے آزاد تھا۔

میں نے وہاں کھڑے ہو کر آنکھیں بند کیں تو دور کہیں سے گزرے وقت کی سرگوشیاں سنائی دیں۔ شاید یہی وہ سکون ہے جو ترقی یافتہ دنیا کی تیز رفتاری میں کہیں کھو جاتا ہے۔

چین، جو آج دنیا کی سب سے بڑی معیشتوں میں شمار ہوتا ہے، اس کی تاریخ ہزاروں سال پرانی ہے۔ اور اگر کوئی اس تاریخ کو قریب سے دیکھنا چاہے، تو شنگھائی میوزیم سے بہتر جگہ کوئی نہیں۔ یہاں چینی خطاطی، قدیم سکے، روایتی لباس، اور شاہی عہد کے نوادرات ہر دور کی کہانی سنا رہے تھے۔ ایک لمحے کو میں بھول گئی کہ میں ایک جدید ترین شہر میں کھڑی ہوں، کیونکہ یہ جگہ مجھے کسی قدیم چینی سلطنت میں لے جا چکی تھی، جہاں بادشاہی تخت، قدیم ہتھیار، اور خوبصورت مٹی کے برتن ایک شاندار تہذیب کی یاد دلاتے ہیں

شنگھائی کی گلیوں میں گھومتے ہوئے، اچانک میں ایک ایسی جگہ آ گئی جو یکدم یورپ کی کسی بستی جیسی لگی—فرانسیسی کنسیشن۔ درختوں سے ڈھکی پرسکون گلیاں، پتھریلی سڑکیں، اور پرانی یورپی طرز کی عمارتیں... سب کچھ مجھے چین سے کہیں دور کسی اور زمانے میں لے جا رہا تھا۔ یہ وہی علاقہ تھا جہاں کبھی فرانسیسی تاجروں اور باشندوں نے اپنی دنیا بسائی تھی، اور آج بھی اس کا اثر یہاں کی عمارتوں، کیفے اور گلیوں میں محسوس کیا جا سکتا ہے

۔شنگھائی کی گلیوں میں قدم رکھتے ہی احساس ہوتا ہے کہ آپ تنہا نہیں ہیں۔ آپ کے اردگرد بسنے والے لاکھوں لوگ ہی نہیں، بلکہ بے شمار کیمرے بھی ہر لمحہ آپ کو دیکھ رہے ہیں۔ چوراہوں، میٹرو اسٹیشنز، بازاروں اور پارکوں میں نصب یہ اسمارٹ کیمرے چہروں کو پہچاننے کی صلاحیت رکھتے ہیں، اور صرف چند سیکنڈ میں کسی بھی شخص کی شناخت ممکن بنا دیتے ہیں۔

شنگھائی، جو کاروبار اور ٹیکنالوجی کا مرکز ہے، وہیں تعلیم اور تحقیق میں بھی کسی سے پیچھے نہیں۔ فدان یونیورسٹی (Fudan University)، شنگھائی جیاؤ ٹونگ یونیورسٹی (ShanghaiJiaoTongUniversity)، اور ٹونگجی یونیورسٹی (Tongji University) جیسے عالمی معیار کے تعلیمی ادارے یہاں موجود ہیں، جہاں نہ صرف چین بلکہ دنیا بھر کے طلبہ جدید تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

میں نے فدان یونیورسٹی کے وسیع و عریض کیمپس میں قدم رکھا، تو لگا جیسے میں ایک الگ ہی دنیا میں آ گئی ہوں۔ وسیع و عریض کیمپس، بلند و بالا جدید عمارتیں، سبزہ زاروں میں کھلے جامنی پھول، اور راستوں پر چلتے، گفتگو کرتے، کتابیں ہاتھ میں لیے نوجوان... یہ کسی عام تعلیمی ادارے کا منظر نہیں تھا، بلکہ ایک ایسا مرکز تھا جہاں مستقبل کی بنیادیں رکھی جا رہی تھیں۔

یہ دورہ میرے لیے خاص تھا، کیونکہ میرے شوہر نے ہی اس وزٹ کا اہتمام کیا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ میں ہمیشہ سے چین کی تعلیمی ترقی کو قریب سے دیکھنا چاہتی تھی، اور آج جب میں یہاں تھی، تو دل خوشی اور شکر گزاری کے جذبات سے بھرا ہوا تھا۔

میں نے آہستہ آہستہ قدم اندر رکھے تو ایک عجیب سی سنجیدگی اور جستجو کا ماحول محسوس ہوا۔ ہر طرف طلبہ مختلف گروپوں میں بیٹھے کسی نہ کسی تحقیقی موضوع پر گفتگو میں مصروف تھے۔ کچھ لیبارٹریوں کے اندر کمپیوٹر اسکرینوں پر نظریں جمائے ہوئے تھے، تو کچھ سفید کوٹ پہنے، تجربات کی دنیا میں کھوئے ہوئے تھے۔ شنگھائی جیاؤ ٹونگ یونیورسٹی اور ٹونگجی یونیورسٹی بھی ایسے ہی علمی مراکز ہیں، جہاں تحقیق محض کتابوں میں دفن نہیں، بلکہ روزمرہ زندگی میں سانس لیتی محسوس ہوتی ہے۔

میں ایک کیفے کے باہر لکڑی کی بینچ پر بیٹھ گئی اور کیمپس میں چلتے پھرتے چہروں کو دیکھنے لگی۔ ایک لڑکی جلدی میں اپنی کتابیں سمیٹ کر بھاگ رہی تھی، شاید اگلی کلاس کے لیے دیر ہو رہی تھی۔ ایک طرف دو نوجوان بحث کر رہے تھے، ان کے ہاتھوں میں روبوٹ کے پرزے تھے، اور ان کے چہروں پر وہی شدت تھی جو کسی نئی ایجاد کے دہانے پر کھڑے لوگوں میں ہوتی ہے۔

میں نے یونیورسٹی کے ایک پروفیسر سے بات کی، جو مصنوعی ذہانت پر تحقیق کر رہے تھے۔ ان کی آنکھوں میں چمک تھی جب وہ بتا رہے تھے کہ "یہاں علم کو صرف الفاظ میں نہیں، عملی شکل میں ڈھالا جاتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ جو کچھ یہاں سکھایا جائے، وہ دنیا کے لیے فائدہ مند ہو۔"

میرے قریب بیٹھے کچھ غیر ملکی طلبہ بھی اپنی کتابوں میں مگن تھے۔ میں نے ان میں سے ایک پاکستانی طالب علم سے پوچھا، "آپ یہاں کی تعلیم کو کیسا محسوس کرتے ہیں؟"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا، "یہاں ہر روز کچھ نیا سیکھنے کو ملتا ہے، اور سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ یہاں کا تعلیمی ماحول تخلیقی ہے، جتنا آپ تحقیق میں آگے جائیں گے، اتنے ہی دروازے کھلتے جائیں گے۔

شنگھائی کی یہ شام دھیرے دھیرے رات میں ڈھل رہی تھی، اور یونیورسٹی کے کلاس رومز کی کھڑکیوں سے آتی روشنی مجھے کہہ رہی تھی کہ یہ شہر، یہ درسگاہیں، یہ نوجوان—سب ایک ایسے کل کی تعمیر میں مصروف ہیں جو ماضی کے خوابوں سے کہیں آگے ہوگا۔ میں نے آخری نظر کیمپس پر ڈالی، ایک گہری سانس لی۔ چین نے سائنسی ترقی کو اپنی معیشت کے ساتھ جوڑ دیا ہے، اور یہی اس کی کامیابی کا راز ہے۔

چین میں ہزاروں پاکستانی طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں، اور شنگھائی ان کے لیے ایک بڑا تعلیمی مرکز بن چکا ہے۔ میں نے کچھ پاکستانی طلبہ سے ملاقات کی، جو یہاں انجینئرنگ، میڈیکل، اور مصنوعی ذہانت جیسے جدید شعبوں میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ پاکستانی طلبہ یہاں صرف سیکھنے نہیں آئے، بلکہ وہ نئی چیزیں تخلیق کر رہے ہیں، جو ایک دن ہمارے ملک کے لیے بھی مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

چین، خاص طور پر شنگھائی، مصنوعی ذہانت اور روبوٹکس کے میدان میں دنیا کی قیادت کر رہا ہے۔ یہاں ایسی فیکٹریاں موجود ہیں جہاں زیادہ تر کام انسانوں کے بجائے روبوٹس کرتے ہیں۔ اسپتالوں میں ایسے روبوٹ موجود ہیں جو مریضوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں، اور ریستوران میں ایسے خودکار ویٹرز ہیں جو کھانا سرو کرتے ہیں۔

میں نے ایک روبوٹکس لیب کا دورہ کیا، جہاں طالب علم ایسے روبوٹس پر تحقیق کر رہے تھے جو نہ صرف صنعتی کاموں میں مدد دے سکیں بلکہ روزمرہ زندگی میں بھی انسانوں کے لیے آسانیاں پیدا کر سکیں۔ مجھے یاد آیا، جب میں نے ایک کیفے میں اپنا آرڈر دیا تھا، تو میرا کافی کا کپ ایک روبوٹ نے لا کر دیا تھا—یہ سب ایک خواب لگتا تھا، مگر شنگھائی میں یہ حقیقت تھی!

میں نے آسمان کی طرف دیکھا، جہاں بلند و بالا عمارتیں کھڑی تھیں، مگر ان عمارتوں سے بھی اونچے خواب ان تعلیمی اداروں میں پل رہے تھے۔ شنگھائی میں علم اور ترقی کا یہ سفر ختم نہیں ہوتا، بلکہ ہر دن ایک نئی جستجو، ایک نئی ایجاد، اور ایک نئے خواب کی طرف لے جاتا ہے۔

جرمنی میں رمضان المبارک

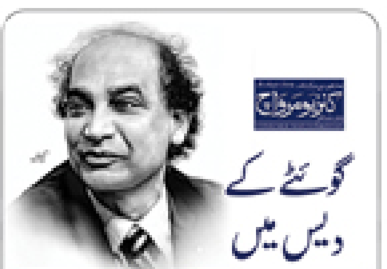

گوئٹے کے دیس میں

سرور غزالی، جرمنی

ابھی چند سال پہلے کا ذکر ہے کہ جرمنی میں ترک مسلمانوں کی کافی بڑی تعداد میں موجود ہونے کے باوجود اسلامی تہوار کا سرکاری سطح پر کوئی چرچا نہیں ہوا کرتا تھا لیکن پچھلے چند سالوں سے یہ صورتحال یکسر بدل گئی ہے۔

ابھی کل ہی کی بات ہے کہ رمضان کے شروع ہونے پر جرمنی کے ایک بڑے ریڈیو ڈی ایل ایف نے بڑے اہتمام سے اپنی صبح کی نشریات میں یہ خبر لگائی کہ آج رمضان المبارک کا پہلا دن ہے اور آج کے دن سے لے کر آئندہ 30 دنوں تک ساری دنیا کے مسلمان سورج کے طلوع ہونے سے لے کر غروب ہونے تک روزے رکھتے ہیں۔

اس سے قبل پچھلے سال جرمنی کی وزیر خارجہ بیر باک نے یہ نئی روایت ڈالی کہ انہوں نے آغاز رمضان پر تمام مسلمانوں کو مبارکباد پیش کی۔

جرمنی میں جہاں ترک عربی ایرانی، انڈونیشیائی، ہندوستانی، پاکستانی اور بنگلہ دیشی مسلمان کافی تعداد میں مقیم ہیں اور اس کے علاوہ افریقی ممالک سے بھی یہاں کافی غیر ملکی مسلمان آ کر بس چکے ہیں تو ایسے میں رمضان کی گہما گہمی یہاں بھی محسوس کی جا سکتی ہے۔

برلن شہر کے مخصوص علاقوں یعنی کراس برگ، ویڈنگ اور ن کرائٹس نیوکو لون میں جہاں مسلمانوں کی بڑی تعداد رہائش پذیر ہے وہاں کے بازاروں میں رمضان المبارک کی گہما گہمی خاص طور پر نظر آتی ہے جہاں ترک بازاروں دکانوں اور پاکستانی ہندوستانی گروسری اسٹورز پر رمضان کی آمد پر چہل پہل اور خریداری بڑھ جاتی ہے وہیں ہندوستانی پاکستانی ترکی اور ایرانی ریستورانوں پر افطار کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے اور افطار کے وقت مخصوص نشستیں رکھی جاتی ہیں جن پر روزے داروں کو بطور خاص جگہ دی جاتی ہے۔

یہ تمام ریسٹورنٹ رمضان کے لیے خصوصی اور رعایتی افطار اور رات کے کھانے کا پیکج پیش کرتے ہیں۔ برلن شہر میں کئی ایک بڑی جامع مسجدیں ہیں جو ترک عرب اور پاکستانی مسلمان بھائیوں کے لیے رمضان المبارک کے موقع پر خصوصی خشوع وخضوع اور اہتمام سے افطار اور تراویح کے اجتماعات پیش کرتے ہیں۔ رمضان المبارک کے موقع پر ہونے والے تمام جمعہ کو خصوصی اجتماعات ہوتے ہیں اور ایک روح پرور منظر سامنے آتا ہے۔ برلن کے علاوہ جرمنی کے دیگر بڑے شہروں ہمبرگ، فرینکفرٹ، میونخ وغیرہ میں بھی ایسے ہی اجتماعات اور روح پرور مناظر افطار و تراویح کے وقت منعقد ہوتے ہیں ان اجتماعات میں ہندوستان پاکستان اور بنگلہ دیش کے مسلمان بالخصوص جوق در جوق شرکت کرتے ہیں اور رمضان المبارک کی عبادات میں شریک ہوتے ہیں۔

اور اب تو جرمن بڑے اسٹورز میں بھی رمضان المبارک کی مناسبت سے پھل فروٹ جن میں خاص طور پر کھجوریں شامل ہوتی ہیں فروخت کے لیے پیش کی جاتی ہیں۔

اس گہما گہمی میں بچے اور خواتین برابر شامل ہوتے ہیں اور سب لوگ جب مسجد میں جمع ہوتے ہیں تو خواتین کے لیے علیحدہ انتظامات کیے جاتے ہیں۔

رمضان المبارک کی آمد کے ساتھ ہی خواتین بچے اور بڑے عید کی خریداری میں بھی مصروف ہو جاتے ہیں۔

گھروں میں سحر کے اہتمام سے رونق بڑھ جاتی ہے اور دوست احباب ایک دوسرے کو افطار کی دعوت دیتے ہیں اور پورے اہتمام کے ساتھ مل جل کر افطار نماز مغرب اور تراویح کا اہتمام کرتے ہیں۔ اس طرح سے یہاں پر موجود پاکستان اور دیگر ممالک سے آئے ہوئے مسلمان آپس میں محبت کا اظہار کرتے ہیں اور اس شعائر اسلامی کا مظاہرہ بھی کرتے ہیں۔ رمضان المبارک کے یہ اہتمام اور روح پرور منظر کراچی اور پاکستان میں ہونے والے اہتمام سے کچھ ہی کم ہوتے ہیں۔

برلن میں اور جرمنی کے علاوہ دیگر یورپی ممالک میں اس وقت موسم سرما کا اختتام اور بہار کا آغاز ہے ان دنوں یہاں دن اور رات کی طوالت تقریبا برابر ہوتی ہے اور اس وجہ سے روزے کے اوقات تقریبا 13 گھنٹے کے ہیں۔ موسم سرد ہونے کی وجہ سے روزے کا احساس بالکل نہیں ہوتا۔ جب کہ موسم گرما میں طویل دورانیہ کے روز ہوتے ہیں چونکہ دن بہت لمبا اور رات بہت مختصر ہوتی ہے۔

یورپی ممالک کو برآمدات 5 ارب ڈالر سے تجاوز کر گئیں

کنزیومرواچ ڈیسک

رواں مالی سال کے پہلے 7 ماہ کے دوران یورپی ممالک کو برآمدات میں ایک سال قبل کے مقابلے میں 9.86 فیصد اضافہ ہوا جس کی بنیادی وجہ مغربی ریاستوں کو زیادہ ترسیل ہے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے اعداد وشمار کے مطابق جولائی تا جنوری مالی سال 2025 کے دوران پاکستان کی یورپی یونین کو برآمدات 5.345 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جو گزشتہ سال 4.865 ارب ڈالر تھیں۔ برآمدات میں اضافے کی وجہ مغربی، مشرقی اور شمالی یورپ میں پاکستانی مصنوعات کی طلب میں معمولی اضافہ تھا، مالی سال 2024 میں جی ایس پی پلس اسٹیٹس کے باوجود یورپی یونین کو پاکستان کی برآمدات 3.12 فیصد کم ہو کر 8.240 ارب ڈالر رہ گئی تھیں۔ اکتوبر 2023 میں یورپی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر پاکستان سمیت ترقی پذیر ممالک کے لیے جی ایس پی پلس اسٹیٹس میں مزید 4 سال کی توسیع کر کے 2027 تک کرنے کی منظوری دی تھی تاکہ وہ یورپی برآمدات پر ڈیوٹی فری یا کم از کم ڈیوٹی سے لطف اندوز ہو سکیں۔ مغربی یورپ، جس میں جرمنی، نیدرلینڈز، فرانس، اٹلی اور بیلجیئم جیسے ممالک شامل ہیں، کا یورپی یونین میں پاکستانی برآمدات کا سب سے بڑا حصہ ہے، مالی سال 2025 کے 7 ماہ میں اس خطے کو برآمدات 12.72 فیصد اضافے کے ساتھ 2.702 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جو مالی سال 2024 کے 7 ماہ میں 2.397 ارب ڈالر تھیں۔ مشرقی اور شمالی یورپ کو برآمدات میں بھی معمولی اضافہ ہوا ہے، مالی سال 2025 کے 7 ماہ میں شمالی یورپ کو برآمدات 17.10 فیصد اضافے کے ساتھ 42 کروڑ 86 لاکھ 40 ہزار روپے رہیں جو گزشتہ سال کے انہی مہینوں میں 36 کروڑ 60 لاکھ 30 ہزار روپے تھیں۔ مالی سال 2025 کے 7 ماہ میں جنوبی یورپ کو برآمدات 2.58 فیصد اضافے کے ساتھ 1.788 ارب ڈالر رہیں جو گزشتہ سال کے اسی عرصے میں 1.743 ارب ڈالر تھیں، اس خطے میں اسپین کو کی جانے والی برآمدات مالی سال 2025 کے 7 ماہ میں 0.5 فیصد اضافے کے ساتھ 85 کروڑ 70 لاکھ 20 ہزار ڈالر تک پہنچ گئیں جو گزشتہ سال 85 کروڑ 65 لاکھ 20 ہزار ڈالر تھیں۔ مالی سال 2025 کے 7 ماہ میں اٹلی کو برآمدات 2 فیصد اضافے کے ساتھ 66 کروڑ 25 لاکھ 50 ہزار ڈالر رہیں جو گزشتہ سال کے اسی عرصے میں 64 کروڑ 95 لاکھ 20 ہزار ڈالر تھیں، رواں سال کے دوران یونان کو کی جانے والی برآمدات 10.78 فیصد اضافے کے ساتھ 8 کروڑ 15 لاکھ 90 ہزار ڈالر رہیں جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 7 کروڑ 36 لاکھ 50 ہزار ڈالر تھیں۔ تاہم مشرقی یورپ کو برآمدات 18.57 فیصد اضافے کے ساتھ 42 کروڑ 65 لاکھ 50 ہزار ڈالر تک پہنچ گئیں جو گزشتہ سال کے اسی عرصے میں 35 کروڑ 97 لاکھ 40 ہزار ڈالر تھیں، بریگزٹ سے قبل پاکستان کی اہم برآمدی منزل برطانیہ تھی، بریگزٹ کے بعد کے عرصے میں پاکستان کی برطانیہ کو برآمدات مالی سال 2025 کے 7 ماہ میں قدرے بڑھ کر 1.273 ارب ڈالر ہو گئیں جو گزشتہ سال کے اسی عرصے میں 1.188 ارب ڈالر تھیں، اس طرح برطانیہ کو برآمدات میں 7.15 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ مالی سال 2024 میں پاکستان کی برطانیہ کو برآمدات 2.33 فیصد اضافے کے ساتھ 2 ارب 14 لاکھ ڈالر رہیں جو گزشتہ سال 1.968 ارب ڈالر تھیں۔ مالی سال 2025 کے 7 ماہ میں مغربی یورپ کو پاکستانی برآمدات 12.72 فیصد اضافے کے ساتھ 2.702 ارب ڈالر رہیں جو گزشتہ سال 2.397 ارب ڈالر تھیں۔ مالی سال 2025 کے 7 ماہ میں جرمنی کو برآمدات 17.15 فیصد اضافے کے ساتھ 1.003 ارب ڈالر رہیں جو 85 کروڑ 61 لاکھ 40 ہزار ڈالر تھیں۔ اسی طرح پاکستانی مصنوعات کی دوسری سب سے بڑی مارکیٹ نیدرلینڈز کو برآمدات مالی سال 2025 کے 7 ماہ کے دوران 12.60 فیصد اضافے کے ساتھ 88 کروڑ 13 لاکھ 40 ہزار ڈالر تک پہنچ گئیں جو گزشتہ سال کے اسی عرصے میں 78 کروڑ 26 لاکھ 70 ہزار ڈالر تھیں۔ مالی سال 2025 کے 7 ماہ میں فرانس کو برآمدات 9.11 فیصد اضافے کے ساتھ 30 کروڑ 37 لاکھ ڈالر سے بڑھ کر 32 کروڑ 77 لاکھ 60 ہزار ڈالر ہو گئیں، اس کے بعد بیلجیئم کو برآمدات گزشتہ مالی سال کے 31 کروڑ 78 لاکھ 40 ہزار ڈالر کے مقابلے میں 8.2 فیصد اضافے کے ساتھ 34 کروڑ 39 لاکھ 10 ہزار ڈالر ہو گئیں۔

کنزیومر واچ رپورٹ

حکومت نے رئیل اسٹیٹ سیکٹر میں چوری روکنے کے لیے ریگولیٹری اتھارٹی قائم کرنے کی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ ریگولیٹری اتھارٹی کے قیام سے اس شعبے میں غیر رجسٹرڈ افراد کے کاروبار کرنے اور ٹیکس چوری پر مقدمات اور سزائیں دی جاسکیں گی۔ رپورٹ کے مطابق رئیل اسٹیٹ ریگولیٹری اتھارٹی رجسٹریشن نہ کرنے پر 50 ہزار سے 5 لاکھ روپے تک جرمانہ کرنے کی مجاز ہوگی۔

رئیل اسٹیٹ سیکٹر میں چوری روکنے کے لیے ریگولیٹری اتھارٹی قائم ہوگی

ریگولیٹری اتھارٹی کے قیام سے اس شعبے میں غیر رجسٹرڈ افراد کے کاروبار کرنے اور ٹیکس چوری پر مقدمات اور سزائیں دی جاسکیں گی

رئیل اسٹیٹ ریگولیٹری اتھارٹی رجسٹریشن نہ کرنے پر 50 ہزار سے 5 لاکھ روپے تک جرمانہ کرنے کی مجاز ہوگی، سزا کا بھی اختیار

غلط معلومات پر ایجنٹ کا لائسنس منسوخ اور 2 سے 5 لاکھ روپے جرمانہ عائد ہوسکتا ہے، غلط پراپرٹی ٹرانسفر کرنے پر بھی جرمانہ ہوگا

3 سال تک قید کی سزا دینے کا اختیار بھی تفویض مل سکتا ہے۔ رئیل اسٹیٹ ریگولیٹری اتھارٹی غلط معلومات پر ایجنٹ کا لائسنس منسوخ کرسکے گی۔ اتھارٹی کو غلط معلومات فراہم کرنے پر 2 سے 5 لاکھ روپے جرمانہ عائد ہو سکتا ہے۔ رئیل اسٹیٹ ریگولیٹری اتھارٹی غلط پراپرٹی ٹرانسفر کرنے پر 5 سے 10 لاکھ روپے جرمانہ عائد کرسکتی ہے۔ اتھارٹی کو مطلوب دستاویز فراہم نہ کرنے پر 50 ہزار سے 2 لاکھ روپے تک جرمانہ عائد ہوسکے گا۔ یادر ہے کہ آئی ایم ایف نے اس شعبے میں ریگولیٹری قائم کرنیکا مطالبہ کررکھا ہے۔ دوسری جانب پیر کو آڈٹ امور پر چیئرمین ایف بی آر راشد لنگڑیال نے آئی ایم ایف کو بریفنگ دی۔ ناتھن پورٹر کی قیادت میں پاکستان پہنچنے والے آئی ایم ایف وفد کی سیکرٹری خزانہ سے بھی ملاقات ہوئی۔

واضح رہے کہ آئی ایم ایف وفد آج سے 7 ارب ڈالر کے قرض پروگرام کے لیے پالیسی مذاکرات کا آغاز کرے گا۔ مذاکرات کا آغاز وزیر خزانہ اورنگزیب سے ملاقات سے ہوگا۔ پاکستان اور آئی ایم ایف کے درمیان تکنیکی مذاکرات تقریباً مکمل ہوگئے ہیں۔ پالیسی مذاکرات تقریباً دو ہفتے تک جاری رہیں گے۔ مذاکرات کے بعد جائزہ مشن اپنی سفارشات آئی ایم ایف ایگزیکٹو بورڈ کو دے گا۔ ایگزیکٹو بورڈ اس ماہ کے آخر یا اپریل کے اوائل میں 1.1 ارب ڈالر کی اگلی قسط جاری کرنے اور بجلی سستی کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں حتمی فیصلہ کرے گا۔

پاکستان میں قدرتی ہائیڈروجن گیس کے وسیع ذخائر

جرمنی کے ماہر ارضیات، ڈاکٹر فرینک زوان (Frank Zwaan) کی زیر قیادت ماہرین کی ٹیم کا تحقیق کے بعد ڈرامائی انکشاف

یہ ذخائر مل جائیں تو پاکستان کو "ہزار ہا سال" تک مفت بجلی و تیل ملے گا اور قیمتی زرمبادلہ بچا کر ملک زبردست معاشی ترقی کرے گا

حکومت پاکستان کو چاہیے، وہ گیس کی تلاش کا جامع منصوبہ بنائے کامیابی ملنے پر یہ گیس ملک و قوم کی تقدیر بدل سکتی ہے، ماہرین

کنزیومر واچ رپورٹ

جرمنی کے ماہر ارضیات، ڈاکٹر فرینک زوان (ZwaanFrank) کی زیر قیادت ماہرین کی ٹیم کا تحقیق و تجربات سے ڈرامائی انکشاف ہوا ہے، جس کے تحت عالمی پہاڑی سلسلوں کے نیچے جن میں پاکستان کے ہمالیہ، ہندوکش اور قراقرم نمایاں ہیں، قدرتی ہائیڈروجن گیس کے لاکھوں ٹن ذخائر مل سکتے ہیں۔ یہ ذخائر مل جائیں تو پاکستان کو "ہزار ہا سال" تک مفت بجلی و تیل ملے گا اور وہ اربوں ڈالر کا قیمتی زرمبادلہ بچا کر زبردست معاشی ترقی کرے گا۔ قدرتی ہائڈروجن گیس سے گاڑیاں چلتی اور بجلی بنتی ہے۔ یہ گیس پانچ چھ طریقوں سے زیر زمین بنتی ہے مگر ان میں سب سے کارگر یہ ہے کہ غلاف زمین کی چٹانیں (mantle rocks) پانی سے مل جائیں تو کئی نئے معدنیات کے علاوہ شدید حرارت سے ہائیڈروجن گیس بھی بڑی مقدار میں بنتی ہے۔ جب دو براعظم ٹکرائیں تو چٹانوں اور پانی کا ملاپ ہوتا ہے کہ یہ زبردست ٹکراؤ زمین کی عمیق گہرائی سے غلافی چٹانوں کو اوپر لا پانی سے ملا دیتا ہے۔ اسی ٹکراؤ نے ہمالیہ سمیت تقریباً سبھی پہاڑی سلسلوں کو جنم دیا۔ چونکہ پاکستانی پہاڑی سلسلے عظیم الشان اور وسیع و عریض ہیں لہذا ان کے نیچے ہائیڈروجن گیس ملنے کا بہت امکان ہے جو ٹکراؤ کے بعد وہاں پھنس چکی۔ حکومت پاکستان کو چاہیے، وہ اسے تلاش کرنے کی خاطر جامع منصوبہ بنائے کہ کامیابی ملنے پر یہ گیس ملک و قوم کی تقدیر بدل سکتی ہے۔

بچوں کو انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا سے دور رکھنا ممکن نہیں

انٹرنیٹ پر پڑھائی لکھائی کے علاوہ اور بھی بہت سا نامناسب مواد با آسانی دستیاب ہے، جو ہمارے بچوں کے لئے تباہ کن ہے

بچوں سے بات کریں اور انہیں سمجھانے کی کوشش کریں کہ کونسی معلومات ان کے لئے بہتر ہے اور کونسی نہیں ان کو صحیح معلومات دیں

"پیرنٹل کنٹرول" بچوں کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے، اس کے ذریعے آپ اپنے بچوں کے کمپیوٹر کو محفوظ بنا سکتے ہیں

کنزیومر واچ رپورٹ

آج کل کے جدید دور میں ہر کسی کی انٹرنیٹ تک رسائی ممکن ہے، ہر کسی کے پاس گھروں میں لیپ ٹاپ، کمپیوٹر اور اسمارٹ فونز موجود ہیں۔ ایسی صورتحال میں بچوں کو ان چیزوں سے دور رکھنا ممکن نہیں ہے۔ انٹرنیٹ پر پڑھائی لکھائی کے علاوہ اور بھی کچھ آسانی سے دستیاب ہے، جو ہمارے بچوں کے لئے تباہ کن ہے، اس مصروف زندگی میں آپ اپنے بچوں پر ہر وقت نظر بھی نہیں رکھ سکتے، آیئے جانتے ہیں بچوں کو کیسے آن لائن سیفٹی فراہم کی جاسکتی ہے؟ آپ بچوں سے بات کریں اور انہیں سمجھانے کی کوشش کریں کہ کونسی معلومات ان کے لئے بہتر ہے اور کونسی نہیں، جیسے بچوں کو سائبر بولنگ وغیرہ کے بارے میں سمجھائیں، بچوں کو انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کے استعمال کی صحیح معلومات دیں اور بچوں کو آن لائن سیفٹی کے طریقوں کے بارے میں آگاہ کریں۔ "پیرنٹل کنٹرول" آپ کے بچوں کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے، اس کے ذریعے اپنے بچوں کے لئے اپنے کمپیوٹر کو محفوظ بنا سکتے ہیں، جو کانٹین بچوں کے لئے صحیح نہیں ہے اسے بلاک کرنا، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے استعمال کا وقت طے کرنا اور انٹرنیٹ سرچ کو بچوں کے حق میں

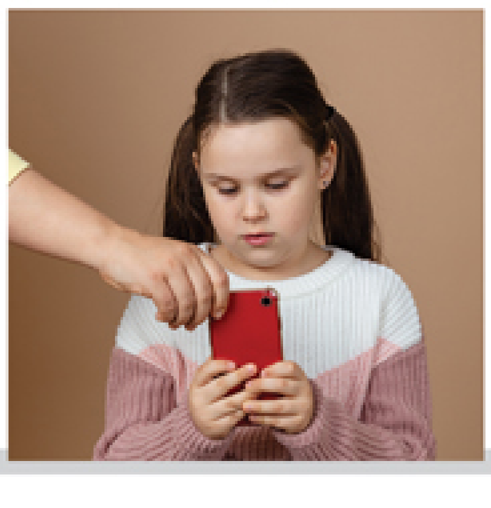

بنانا۔ "پیرنٹل کنٹرول" کے ذریعے آپ یہ سب کچھ آسانی سے کرسکتے ہیں۔ یوٹیوب کی اگر بات کی جائے تو یہ دنیا کی سب سے بڑی ویڈیو لائبریری ہے، جہاں ہر منٹ میں ہزاروں ویڈیو اَپ لوڈ کئے جاتے ہیں اور دیکھے جاتے ہیں، ہزاروں ویڈیوز ایسی ہوتی ہیں جو آپ کے بچوں کیلئے انتہائی غیر مناسب ہوتی ہیں۔ آپ کے اور بچوں کے سرچ کرنے میں فرق ہے اس لئے ضروری ہے کہ ان کے لئے انٹرنیٹ پر سرچ کرنے کے لئے سرچ انجن ایسا ہونا چاہیے جو صرف بچوں کی ضرورت کے حساب سے ہی کانٹین بتائے ، اس کے لئے انٹرنیٹ پر کئی متبادل ہیں جہاں بچوں کے لئے خاص سرچ انجن موجود ہیں۔ پلے اسٹور پر کڈز پلیس اور ای کوچ پیرینٹل کنٹرول جیسے ایپلی کیشن بھی موجود ہیں، جس سے آپ بچوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھ سکتے ہیں۔ بچوں کو قابل اعتراض تصاویر، ویڈیو اور آڈیو فائلیں ڈاؤن لوڈ کرنے سے بھی روک سکتے ہیں۔ یوٹیوب کے غیر مناسب کانٹینٹ سے اپنے بچوں کو بچانے کے لئے آپ کو یوٹیوب سیفٹی موڈ کے بارے میں جاننا ضروری ہے، یہ غیر ضروری کانٹین کو سرچ سے ہٹا دیتا ہے۔ یہ ویڈیو فلٹر ہوتا ہے، جو ایسے ویڈیو کو سرچ نہیں کرنے دیتا جس میں قابل اعتراض کانٹین یا کمنٹ ہوتے ہیں، یہ آپ کے بریو براؤزر پر ایکٹیو کیا جاتا ہے۔

انڈین ائیرفورس مشکل میں پھنس گئی

انڈیا کے لڑاکا اسکواڈرن میں کمی واقع ہورہی ہے اور چینی فضائیہ کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے ایسے میں انڈیا کو سنگین مسائل کا سامنا ہے

صدر ڈونلڈ ٹرمپ انڈیا کے لیے ایف 35 لڑاکا طیاروں کا حصول ممکن بنانے کے لیے راہ ہموار کر رہے ہیں تاہم یہ بہت مہنگا طیارہ ہے

انڈین فضائیہ کو جدید بنانے میں تین اہم رکاوٹیں درپیش ہیں فنڈنگ، معاہدوں میں تاخیر اور غیر ملکی طیاروں پر انحصار، دفاعی ماہرین

طیاروں کے حصول میں تاخیر پر انڈین فضائیہ کے سربراہ اے پی سنگھ بھی چپ نہ رہ سکے اور انھوں نے اپنی بے چینی کا اظہار کر دیا

بی بی سی رپورٹ

انڈیا کو اپنی ایئر فورس کو جدید بنانے کے لیے اس وقت ایک مشکل انتخاب کا سامنا ہے۔ لیکن کیا ایک جدید امریکی لڑاکا طیارہ اس مسئلے کا حل ہے؟ گذشتہ ہفتے انڈیا کے وزیرِاعظم نریندر مودی نے امریکہ کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات کی تو ٹرمپ نے کہا کہ وہ انڈیا کے لیے ایف 35 لڑاکا طیاروں کا حصول ممکن بنانے کے لیے راہ ہموار کر رہے ہیں۔ یہ وہ لڑاکا طیارہ ہے جسے امریکہ اپنے قریبی اتحادیوں اور شراکت داروں کو ہی فروخت کرتا ہے۔ جدید سینسرز سے لیس ایف 35 'ففتھ جنریشن' والا ایک ملٹی رول لڑاکا طیارہ ہے، جس میں مصنوعی ذہانت سے چلنے والے جنگی نظام اور دکھائی نہ دینے والی ڈیٹا شیئرنگ کی صلاحیت موجود ہے۔ یہ ریڈار سے بچ نکلتا ہے اور اس وقت پرواز بھرنے والے طیاروں میں سے یہ بہت اہم خصوصیات کا حامل ہے۔ تاہم 80 ملین ڈالر کی قیمت والا یہ ایک بہت مہنگا طیارہ بھی ہے۔ 'سٹیلتھ' ان 'ففتھ جنریشن' طیاروں کی ایک خاص بات ہے یعنی یہ ریڈار سے بچ نکلتے ہیں۔ بہت سے ماہرین کا خیال ہے کہ ایک طرف انڈیا کے لڑاکا اسکواڈرن میں کمی واقع ہورہی ہے اور چینی فضائیہ کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے تو ایسے میں انڈیا کو ایک سنگین انتخاب کا سامنا ہے۔ امریکہ سے جدید ترین لیکن مہنگے ایف 35 حاصل کیے جائیں یا پھر روس سے دفاعی تعلقات کو مضبوط بنا کر اس سے اس کے جدید ترین سٹیلتھ لڑاکا سخوئی ایس یو 57 طیارے حاصل کیے جائیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ حقیقت اس سے قدرے مختلف ہے اور امریکہ اور روس کے درمیان 'معرکے' کی خبریں زیادہ میڈیا کی حد تک ہی ہوتی ہیں۔ ان خبروں میں اس وقت بہت تیزی آئی جب حال ہی میں بنگلور میں یہ دونوں جنگی طیارے ایشیا کے سب سے بڑے ایئر شو ایرو انڈیا میں نمائش کے لیے پیش کیے گئے۔ کارنیگی اینڈومنٹ فار انٹرنیشنل پیس کے سینیئر فیلو ایشلے جے ٹیلس کا کہنا ہے کہ ٹرمپ کی طرف سے انڈیا کو ایف 35 کی پیشکش عملی سے زیادہ علامتی لگتی ہے جو کہ ان کی امریکی اسلحہ فروخت کرنے کی کوششوں کی ایک کڑی ہے۔ انڈین فضائیہ کی توجہ اس کے اپنے مقامی 'ایڈوانسڈ میڈیم کومبیٹ ایئرکرافٹ' (اے ایم سی اے) اور مزید رفال طیاروں کے حصول پر ہے تو ایسے میں 'ففتھ جنریشن' کے ان طیاروں کی انڈیا کو فروخت ایک چیلنج ہوگا خاص طور پر انڈیا کو جب ان طیاروں کی پیداوار کے حقوق میں شریک نہیں بنایا جاتا۔ خیال رہے کہ انڈیا کی ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (ڈی آر ڈی او) کی طرف سے تیار کیا جانے والا اے ایم سی اے انڈیا کا اپنا 'سٹیلتھ فائٹر' ہے یعنی ایسا جنگی طیارہ جو ریڈار سے بچ نکلتا ہے۔ ایشلے کے خیال میں اس بات کے امکانات کم ہیں کہ ایف 35 کے مشترکہ پیداواری حقوق انڈیا کو مل سکیں گے۔ ان کی رائے میں انڈیا کے لیے ان طیاروں کا حصول ایک عام فروخت کے معاہدے کے تحت ہی ممکن ہو سکے گی۔ ایشلے نے مزید کہا کہ اب اس بات کے امکانات کم ہیں کہ امریکہ مودی کی شرائط پر ان طیاروں کی انڈیا میں پیداوار کی اجازت دے اور پھر انڈیا ان پر امریکی کڑی نگرانی قبول کرے۔ سکیورٹی امور کے ماہر سٹیفن برائن کا کہنا ہے کہ انڈیا کو ایف 35 کے حصول کی صورت میں جو چیلنجز درپیش ہوں گے ان میں انتہائی مہنگی قیمت ادا کرنا ہوگی، 'اس کا ان طیاروں کی دیکھ بھال اور درستگی پر بہت زیادہ خرچہ ہوگا اور آپریشنل مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا۔' ان کے مطابق 'امریکی فضائیہ کے لیے جیٹ کی دستیابی تقریباً 51 فیصد بنتی ہے۔' سٹیفن کے مطابق 'سوال یہ ہے کہ یہ جانتے بوجھتے ہوئے کہ روسی ساختہ طیارے زیادہ مؤثر ہوں گے کیا انڈیا ایف 35 میں اربوں روپے کی سرمایہ کاری کرنے کو تیار ہوگا۔ بہت سے مبصرین کے خیال میں انڈیا کی روس کے ساتھ ایس یو 57 کی خریداری کی ڈیل ممکن نہیں ہے کیونکہ اس ٹیکنالوجی کی منتقلی، لاگت کے اشتراک، مزید کچھ خصوصیات پر اختلافات اور اس طیارے کی مشترکہ پیداوار پر تنازع پیدا ہونے کے بعد 2018 میں انڈیا اس پروگرام سے باہر نکل گیا تھا۔ تاہم یہ بات حتمی ہے کہ انڈیا کی فضائیہ اب بہت عرصے سے اس کے انتظار میں ہے اور اسے لڑاکا طیاروں کی کمی کا سامنا ہے۔ انڈین فضائیہ کے پاس لڑاکا اور جنگی طیاروں کے 31 سکواڈرن ہیں، جن میں زیادہ تر روسی اور سوویت یونین کے دور کے ایئر کرافٹ ہیں۔ انڈیا کے لیے ایک اہم چیلنج روسی ساختہ سخوئی-30 کا ایسا متبادل ڈھونڈنا ہے جو طویل عرصے تک استعمال میں آ سکے۔ نیویارک میں البانی یونیورسٹی کے ماہر سیاسیات کرسٹوفر کلیری نے حال ہی میں اعداد و شمار بتا کر یہ نکتہ اٹھایا کہ 2014 سے 2024 تک چین نے 435 لڑاکا اور زمینی حملہ کرنے والے طیارے اپنی فوج کے حوالے کیے ہیں جبکہ پاکستان نے اس عرصے میں 31 مزید ایسے طیارے اپنی فوج کو دیے جبکہ انڈیا کے بیڑے میں 151 طیاروں کی کمی واقع ہوئی ہے۔ انڈیا لڑاکا طیارے خود ہی تیار کر رہا ہے اور اب 500 سے زیادہ نئے طیارے حاصل کرنے کی تیاری میں ہے۔ انڈیا جو نئے جہاز حاصل کرنا چاہتا ہے ان میں زیادہ تر چھوٹے جنگی طیارے شامل ہیں۔ 83 تیجس مارک 1 اے کے لیے آرڈر کی تصدیق ہو چکی ہے جبکہ انڈیا کی طرف سے ایسے مزید 97 طیاروں کا جلد آرڈر دیے جانے کی امید ہے۔ مزید یہ کہ اس وقت بھاری اور زیادہ جدید مارک 2 پر کام ہورہا ہے۔ مقامی طور پر بنائے جانے والے سٹیلتھ طیارے کی تیاری میں ایک دہائی لگ جائے گی۔ انڈین حکومت نے اپنی فضائیہ کے لیے 20 بلین ڈالر کے ملٹی رول فائٹر ایئر کرافٹ (ایم آر ایف اے) پروگرام کے تحت 114 ملٹی رول لڑاکا طیارے خریدنے کا بھی منصوبہ بنا رکھا ہے، جس میں ٹیکنالوجی کی منتقلی کے معاہدے کے تحت یہ غیر ملکی جیٹ انڈیا میں تیار کیے جائیں گے۔ انڈین حکومت رفال طیاروں سے متعلق ایک شفاف اور غیر متنازع خریداری کو یقینی بنانا چاہتی ہے۔ انڈین حکومت کو 36 رفال طیاروں کی خریداری کی ڈیل پر تنقید کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ یہ ڈیل 2019 سے تعطل کا شکار ہے۔ اس ڈیل کے تحت پانچ طیاروں پر ابھی تنازع چل رہا ہے جبکہ رفال پہلے ہی انڈین فضائیہ

کے استعمال میں ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ انڈیا کی فضائیہ کو جدید بنانے میں تین اہم رکاوٹیں درپیش ہیں: فنڈنگ، (معاہدوں میں) تاخیر اور غیر ملکی طیاروں پر انحصار۔ انڈیا کے دفاعی اخراجات میں کمی واقع ہوئی ہے۔ غیر ملکی لڑاکا طیاروں کے پروگرام پر بھی خطرات کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ انڈیا مقامی ساختہ لڑاکا طیاروں کو ترجیح دیتا ہے مگر اس کے ریسرچ اور ڈیولپمنٹ کے ادارے کی طرف سے تاخیر غیر ملکی خریداروں کے لیے مسائل کا باعث بنتی ہے اور انھیں ایسی ڈیل سے دور کر دیتی ہے۔ اب اس کا حل یہی ہے کہ انڈیا وقت پر مقامی ساختہ طیارے فضائیہ کے حوالے کرے۔ جیٹ طیاروں کے لیے جنرل الیکٹرک کے ایف-404 انجنوں کی سپلائی میں رکاوٹ کی وجہ سے بھی ان کی فراہمی میں تاخیر ہو رہی ہے۔ جیو پولیٹکل خطرات کا پتا چلانے والی فرم یوریشیا گروپ سے وابستہ تجزیہ کار راہول بھاٹیہ کا کہنا ہے کہ ایک اہم چیلنج وزارت دفاع کے وژن اور انڈین فضائیہ کی ضروریات کے درمیان پائی جانے والی عدم مطابقت ہے۔ ان کے مطابق تیجس مارک 1 پر انڈین فضائیہ کی طرف سے ابتدا میں ہی شکوک کا اظہار کیا گیا۔ جس کے بعد پھر اس طیارے کو مزید بہتر کر کے مارک 1 اے اور مارک 2 کیا گیا۔ مگر ان طیاروں کی تیاری میں ایک دہائی کا طویل عرصہ مسلح افواج کو مایوسی میں مبتلا کر دیتا ہے کیونکہ ٹیکنالوجی میں تبدیلی سے ان کی ضروریات تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ نئی ٹیکنالوجی ان جہازوں کی تیاری کے اس عمل میں مزید تاخیر کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ اس طرح کی تاخیر پر انڈین فضائیہ کے سربراہ اے پی سنگھ بھی چپ نہ رہ سکے اور اس حوالے سے انھوں نے اپنی بے چینی کا اظہار کر دیا۔ ایئر مارشل اے پی سنگھ نے ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس بات کا عزم کر سکتے ہیں کہ وہ اپنی دفاعی ضروریات کے لیے 'باہر سے کچھ نہیں خریدیں گے یا یہ کہ جو کچھ بھی انڈیا میں تیار ہو رہا ہے میں اس کا ہی انتظار کروں مگر مسئلہ یہ ہے کہ اگر یہ وقت پر نہیں ملے گا تو پھر میرے لیے ایسا عہد کرنا ممکن نہیں رہتا۔' انھوں نے مزید کہا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ اس وقت ہمارے پاس لڑاکا طیاروں کی تعداد بہت کم ہے۔ اور جتنی تعداد کا ہم سے وعدہ ہوا ہے وہ طیارے بھی سست رفتاری سے ہم تک پہنچ رہے ہیں۔ تیجس مارک 1 اے کی فراہمی میں تاخیر کا حوالہ دیتے ہوئے انھوں نے کہا کہ 'اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے پھر ہمیں باہر جانا ہوتا ہے تا کہ اس فرق کو جلدی سے پورا کیا جا سکے۔' خیال رہے کہ تیجس طیارے گزشتہ برس فروری میں انڈین فضائیہ کو ملنے تھے مگر ان کی فراہمی ابھی تک شروع نہیں ہو سکی ہے۔ انڈیا کی ترجیح مقامی ساختہ سٹیلتھ لڑاکا طیارے ہیں۔ اس مقصد کے لیے انڈیا نے ایک بلین ڈالر سے زیادہ فنڈ مختص کر رکھا ہے۔ راہول بھاٹیہ کا کہنا ہے کہ اگر انڈیا کو خطرات میں تبدیلی محسوس ہوئی تو پھر وہ غیر ملکی سٹیلتھ کی طرف بھی جائے گا۔ چین کے پاس اس وقت دو نام نہاد سٹیلتھ جنگی طیارے ہیں جن کا نام جے-20 اور جے-35 ہے۔ مگر ان کا معیار امریکی طیاروں جیسا نہ ہونے کا امکان ہے۔ زیادہ تر ماہرین کا خیال ہے کہ انڈیا جدید لڑاکا طیاروں کے لیے روس اور امریکہ دونوں کا ہی انتخاب نہیں کرے گا۔ اگر مختصر دورانیہ کے لیے ایسی ضرورت ہوئی تو پھر ماضی کی طرف انڈیا اس فرق کو پورا کرنے کے لیے غیر ملکی طیاروں کی خریداری کی طرف چلا جائے گا۔ مگر انڈیا کی درمیانے عرصے کے لیے ترجیح دوسرے ممالک سے اشتراک کے ساتھ طیاروں کی ساخت کرنا ہے۔ طویل عرصے کے لیے یہ واضح ہے کہ انڈیا اپنی ضرورت کے لیے خود طیاروں کی ساخت چاہتا ہے۔ انڈیا کے لیے فضائی طاقت محض جنگی طیارے خریدنے کا نام نہیں ہے بلکہ ایسے طیارے بنانا اس کا ہدف ہے۔ وہ ایسا کسی مضبوط مغربی اتحادی کے ساتھ مل کر ایسا کرنا چاہتا ہے۔ مگر اس وژن کی کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ انڈیا مقامی سطح پر تیار کردہ طیاروں کی بروقت فراہمی کو بھی یقینی بنائے۔

> انڈیا کو ایف 35 کے حصول کی صورت میں جو چیلنجز درپیش ہوں گے ان میں انتہائی مہنگی قیمت ادا کرنا ہوگی، 'اس کا ان طیاروں کی دیکھ بھال اور درستگی پر بہت زیادہ خرچہ ہوگا اور آپریشنل مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا۔' امریکی فضائیہ کے لیے جیٹ کی دستیابی تقریباً 51 فیصد بنتی ہے۔ 'سوال یہ ہے کہ یہ جانتے بوجھتے ہوئے کہ روسی ساختہ طیارے زیادہ مؤثر ہوں گے کیا انڈیا ایف 35 میں اربوں روپے کی سرمایہ کاری کرنے کو تیار ہوگا۔ انڈیا کی روس کے ساتھ ایس یو 57 کی خریداری کی ڈیل ممکن نہیں ہے کیونکہ اس ٹیکنالوجی کی منتقلی، لاگت کے اشتراک، مزید کچھ خصوصیات پر اختلافات اور اس طیارے کی مشترکہ پیداوار پر تنازع پیدا ہونے کے بعد 2018 میں انڈیا اس پروگرام سے باہر نکل گیا تھا۔ یہ بات حتمی ہے کہ انڈیا کی فضائیہ اب بہت عرصے سے اس کے انتظار میں ہے اور اسے لڑاکا طیاروں کی کمی کا سامنا ہے۔ انڈین فضائیہ کے پاس لڑاکا اور جنگی طیاروں کے 31 سکواڈرن ہیں، جن میں زیادہ تر روسی اور سوویت یونین کے دور کے ایئر کرافٹ ہیں۔ انڈیا کے لیے ایک اہم چیلنج روسی ساختہ سخوئی-30 کا ایسا متبادل ڈھونڈنا ہے جو طویل عرصے تک استعمال میں آ سکے۔ (ماہر سکیورٹی امور سٹیفن برائن)

ڈیجیٹل میڈیا انوویشن اور AI سے چلنے والی کاروباری ترقی کے علمبردار

امریکا میں مقیم پاکستانی نوجوان محمد سرور علی نے Ai کے میدان میں کامیابی کے جھنڈے گاڑھ دیئے

کنزیومر واچ رپورٹ

محمد سرور علی، پاکستان کے ڈیجیٹل میڈیا کے منظرنامے میں ایک رہبر کی حیثیت رکھتے ہیں وہ اپنی کاروباری کامیابی اور عالمی شناخت کے ساتھ رکاوٹوں کو توڑنے میں مصروف ہیں۔ MBA کے ساتھ مارکیٹنگ کے ماہر اور ڈیجیٹل میڈیا کے منظرنامے میں ایک جدت طراز کے طور پر مشہور ہیں، سرور علی نے نت نئی ایجادات کے ساتھ صنعتوں کو ایک نئی شکل دی ہے جس نے انہیں باوقار اور ممتاز حیثیت عطا کی ہے اور اعزازات سے نوازا ہے، ان اعزازات میں نیو میڈیا انوویشن کے لیے PAS ایوارڈ اور برانڈ آف دی ائیر ایوارڈ بھی شامل ہے محمد سرور علی کے کاروباری سفر نے اس وقت ایک اہم کامیابی حاصل کی جب ان کے ڈیجیٹل میڈیا انٹرپرائز نے صرف دو سالوں میں ایک ملین ڈالر کی آمدنی کا سنگ میل عبور کیا۔ ڈیجیٹل تبدیلی اور برانڈ کے حوالے سے ان کے اسٹریٹجک نقطہ نظر نے انہیں پاکستان کے میڈیا اور مارکیٹنگ ایکوسسٹم میں ایک سرکردہ شخصیت کے طور پر جگہ دی ہے۔ان کی مہارت اور صلاحیتوں کو اب بین الاقوامی سطح پر پہچان مل گئی ہے، کیونکہ وہ پرپلیکسٹی بزنس فیلوشپ کے لیے منتخب ہونے والے پہلے پاکستانی بن گئے ہیں۔ یہ ایلیٹ پروگرام AI اور کاروباری جدت طرازی کی چند بااثر شخصیات کے ساتھ ان کی رہنمائی کرے گا، بشمول

- اروند سری نواس– Perplexity مصنوعی ذہانت (AI) کے شریک بانی اور CEO، جو AI سے چلنے والی تلاش اور علم کی دریافت کے علمبردار۔
- جینسن ہوانگ – NVIDIA کے شریک بانی، صدر اور CEO، AI کمپیوٹنگ اور GPU ٹیکنالوجی کے عالمی رہنما۔
- علی گھودسی– ڈیٹا برکس کے شریک بانی اور سی ای او، ڈیٹا اینالیٹکس اور اے آئی سے چلنے والے کلاؤڈ سلوشنز کے ماہر۔
- آرون لیوی Box کے شریک بانی اور CEO، ایک سرکردہ کلاؤڈ مینجمنٹ کا پلیٹ فارم۔

صنعت کے حوالے سے یہ بلند و بالا شخصیات جو کہ AI سے چلنے والے کاروبار کے مستقبل کو تشکیل دے رہے ہیں- محمد سرور علی کو مصنوعی ذہانت اور ڈیجیٹل میڈیا کے میدان میں بصیرت اور رہنمائی فراہم کریں گے۔ اس فیلوشپ کے لیے ان کا انتخاب مارکیٹنگ کی حکمت عملی اور کاروباری ماڈلز کو تبدیل کرنے کے لیے AI کا فائدہ اٹھانے کے لیے ان کے عزم کو واضح کرتا ہے۔ اپنے کاروباری سنگ میل سے آگے، سرور علی کا اثر سوچ کی قیادت اور صنعت کی پہچان تک پھیلا ہوا ہے۔ ایفی ایوارڈز جیوری کے رکن کے طور پر، وہ عالمی مارکیٹنگ تشکیل دینے میں ایک اہم کردار ادا کر رہے ہیں یو ایس بزنس انٹرپرینیورشپ میں ان کا سفر ایک بصیرت افروز رہنما کے طور پر ان کی ساکھ کو مزید مستحکم کرتا ہے، ۔AI سے چلنے والی مارکیٹنگ کی حکمت عملی اور اگلی نسل کے ڈیجیٹل میڈیا سلوشنز کے ساتھ، محمد سرور علی نا صرف پاکستان کے ٹیک لینڈ اسکیپ میں ترقی کر رہے ہیں بلکہ دنیا بھر میں ابھرتے ہوئے کاروباری افراد کے لیے ایک معیار بھی قائم کر رہے ہیں۔ جیسا کہ وہ AI اور کاروبار میں عالمی رہنماؤں کے ساتھ تعاون کرتے ہیں، محمد سرور علی کو پاکستان میں ڈیجیٹل اختراع کا مستقبل پہلے سے کہیں زیادہ امید افزا نظر آتا ہے۔

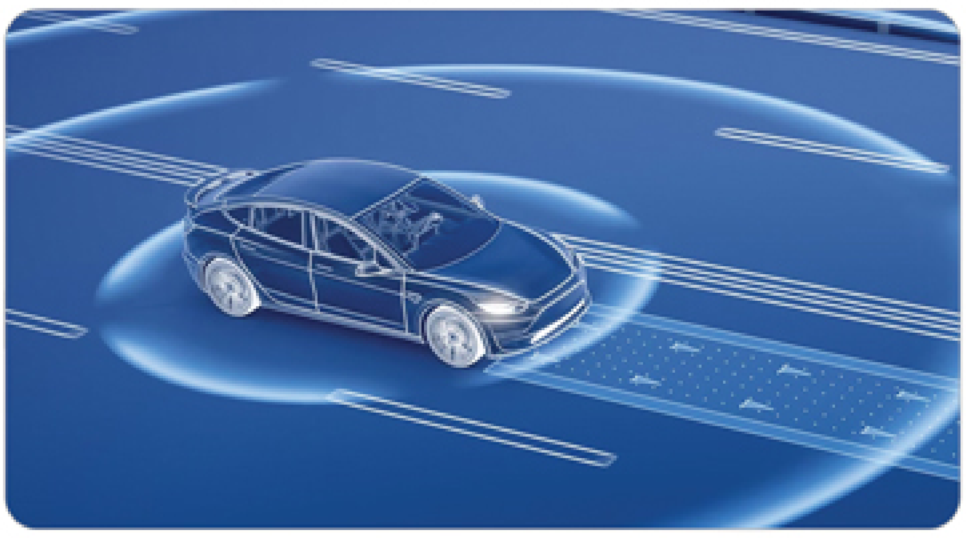

کنزیومر واچ رپورٹ

خیبر میڈیکل یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ضیا الحق نے کہا ہے کہ دنیا کا حال اے آئی اور

دنیا کا حال اے آئی اور مستقبل نوجوانوں کے ہاتھوں میں ہے، وائس چانسلر خیبر میڈیکل یونیورسٹی

مستقبل ہمارے نوجوانوں کے ہاتھوں میں ہے کیونکہ دنیا میں ہمارے یہاں نوجوانوں کا تناسب سب سے زیادہ ہے جو باصلاحیت بھی ہیں بس حوصلہ افزائی اور مواقع دینے کی ضرورت ہے صحت کے شعبے میں اے آئی کی بڑھتی مداخلت کے بعد یوں لگتا ہے ہم نیا س پر توجہ نہ دی تو بہت پیچھے رہ جائیں گے کیونکہ اگلے پانچ برس بعد اے آئی کیا کرے گی کچھ نہیں کہا جاسکتا، ان خیالات کا اظہار انہوں نے آٹھویں ڈاؤ ڈائس ہیلتھ انوویشن ایگزی بیشن کی افتتاحی تقریب سے بہ حیثیت مہمانِ خصوصی خطاب کرتے ہوئے کیا، افتتاحی تقریب سے ان کے علاوہ چیئرمین ڈائس فاؤنڈیشن ڈاکٹر خورشید قریشی، پرو وائس چانسلر پروفیسر نازلی حسین، مہمان اعزازی اور فارما کمپنی بوش کے ڈائریکٹر شیخ فرحان چاولہ، رجسٹرار اشعر آفاق، ڈائریکٹر ڈائس ہیلتھ یو ایس اے ڈاکٹر سہیل حسن، چیف آرگنائزر ڈائس پروفیسر کاشف شفیق نے بھی خطاب کیا، ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے اوجھا کیمپس میں واقع کرکٹ گراونڈ میں منعقدہ آٹھویں ایک روزہ نمائش ڈاؤ ڈائس نمائش میں پاکستان بھر کی 30 جامعات کے طلبا نے 2800 سے زائد انوویٹو پروجیکٹ پیش کیے، افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئےمہمانِ خصوصی اور وائس چانسلر خیبر میڈیکل کالج ڈاکٹر ضیا الحق نے کہا کہ ہم نے بے سروسامانی کے باوجود بین الاقوامی وبا کووڈ نائنٹین کا مقابلہ کیا ہم سے جدید ترقی یافتہ ممالک میں سڑکوں پر لوگ مر رہے تھے ہم نے دنیا کو اسمارٹ لاک ڈاون کا تصور متعارف کرایا انہوں نے طلبا کی تخلیقی سوچ اور لگن کو سراہا اور کہا کہ ہم آپ کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنیں گے بلکہ آپ کے سفر میں معاون ثابت ہوں گے، انہوں نے کہا کہ اساتذہ کو نئی ٹیکنالوجی سے سیکھنا چاہیے، اپنی شناخت کو محفوظ کرتے ہوئے، مقامی ضروریات کے مطابق ہمیں ٹیکنالوجی میں کام کرنا چاہیے، انہوں نے ڈائس کے انعقاد پر ڈاؤ یونیورسٹی کی کاوشوں کو سراہا، پرو وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر نازلی حسین نے طلبا کی کامیابیوں پر خوشی کا اظہار کیا، انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے نصاب میں اے آئی کو شامل کرلیا ہے تاکہ طلبا کو مستقبل کے لیے تیار کیا جا سکے، انہوں نے طلبا کی کامیابیوں پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ خوش نصیب ہیں جو اس نمائش کا حصہ ہیں، ڈائریکٹر بوش اور مہمان اعزازی شیخ فرحان چاولہ نے اے آئی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ آپ میں سے ایک سو ایلون مسک نکلیں گے، انہوں نے کہا کہ پاکستان میں ٹیلنٹ کی کمی نہیں ہے، اے آئی کیلیے ڈیٹا کی ضرورت ہے اور پاکستان میں ڈیٹا کی بھی کمی نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ یورپی ماہرین کا کہنا ہے کہ جو ڈیٹا انہیں پاکستان سے مل سکتا ہے وہ کہیں سے نہیں مل سکتا، انہوں نے کہا کہ اگر ہم اے آئی پر نہیں کام کرتے تو ہم بہت پیچھے رہ جائیں گے، ڈاکٹر سہیل حسن نےطلبا کو "حقیقی ہیرو " قرار دیا، انہوں نے طلبا کی تخلیقی صلاحیتوں اور جدت کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہ نوجوان دنیا کا مستقبل ہیں، انہوں نے پیش کیے گئے خیالات پر حیرانی اور تمام شرکا کے لیے نیک خواہشات کا اظہار ڈاکٹر خورشید قریشی، چیئرمین ڈائس فاونڈیشن نے میر عمران کی روبوٹک انجیکشن کے شعبے میں جدت کو سراہا، اے آئی دنیا کو بدل رہا ہے اور ہمیں اس کے ساتھ قدم سے قدم ملانا ہوگا، انہوں نے نوجوانوں میں بڑھتے منشیات کے استعمال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس کے خاتمے کے لیے نئی ایجادات کے عزم کا بھی اظہار کیا، انہوں نے کہا کہ چار سو پروجیکٹ نمائش کے لیے پیش کیے گئے تھے ان میں سے دو سو پروجیکٹ کو چنا گیا اس کا مطلب ہے نوجوانوں میں ٹیلنٹ ہے رجسٹرار ڈاؤ یونیورسٹی ڈاکٹر اشعر آفاق نے نمائش سے اختتامی خطاب میں طلبا کی کوششوں کو سراہا انہوں نے کہا کہ صحت کی دیکھ بھال کی جدت اور تحقیق کو آگے بڑھانے کے لیے، اس ایونٹ کو کامیاب بنانے میں آپ کی رہنمائی کو فروغ دیا گیا ہی۔ بعدازاں کے ایم یو کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر ضیا الحق نے ربن کاٹ نمائش کا رسمی افتتاح کیا۔

منافع خور مافیا کے سامنے شہری انتظامیہ بے بس

کراچی (کنزیومر واچ نیوز) منافع خور مافیا کے سامنے شہری انتظامیہ بے بس ہو گئی اور مجبوراً پھلوں کے سرکاری ریٹ ہی بڑھا دیے۔ فروٹ منڈی کے آڑھتیوں پر بس نہ چلا تو کمشنر کراچی نے صارفین ہی پر بوجھ بڑھا دیا اور پھلوں کی سرکاری قیمت میں ناکام شہری انتظامیہ نے پھلوں کی سرکاری قیمت بڑھادی۔ شہری انتظامیہ کو مارکیٹ کی قیمت اور سرکاری قیمت میں فرق کم کرنے کا آسان طریقہ یہی محسوس ہوا کہ پھلوں کی خوردہ سرکاری قیمت میں 25 روپے کلو تک کا اضافہ کردیا، جس سے انتظامیہ نے عملاً منافع خور مافیا کے سامنے اپنی بے بسی ظاہر کردی۔ نئے نرخ کے مطابق امرود 150 سے بڑھا کر 175، خربوزہ 97 سے بڑھا کر 114، کیلا 155 سے بڑھا کر 208 روپے، چیکو 258 سے بڑھا کر 278 روپے، سیب گولڈن 230 سے بڑھا کر 261 روپے اور کھجور کی سرکاری قیمت 550 سے بڑھا کر 644 روپے مقرر کردی گئی ہے۔

لوبیا کی آڑ میں امریکن بادام کی بڑے پیمانے پر اسمگلنگ

کراچی (کنزیومر واچ نیوز) پاکستان کسٹمز انفورسمنٹ کراچی نے موصولہ خفیہ اطلاع پر ایک کارروائی میں لوبیا کی آڑ میں امریکن بادام کی بڑے پیمانے پر اسمگلنگ کے ذریعے 3 ارب 60 کروڑ روپے سے زائد مالیت کی ڈیوٹی ٹیکسوں کی چوری کا انکشاف کیا ہے۔ ڈپٹی کلکٹر کسٹمز انفورسمنٹ رضا نقوی کے مطابق ایک خفیہ اطلاع موصول ہوئی کہ میسرز اے آر برادرز نامی درآمد کنندہ جبل علی دبئی سے لوبیا کی آڑ میں چھپے ہوئے امریکن بادام کی بڑی مقدار اسمگل کرکے اپنے گوداموں میں منتقل کررہا ہے۔ اس اطلاع پر کلکٹر کسٹمز انفورسمنٹ معین الدین وانی نے درآمد ہونے والے لوبیا کے تمام کنٹینرز اپنی تحویل میں لینے کی ہدایات جاری کیں۔ اینٹی اسمگلنگ آرگنائزیشن کی ٹیم نے میسرز اے آر برادرز کے کراچی انٹرنیشنل کنٹینر ٹرمینل سے وی بوک گرین چینل کے آئی سی ٹی گرین چینل سے کلیئر ہو کر رحمان گودام فیلکن لاجسٹک کمپلیکس حب ریور روڈ، 2 کنٹینرز کو ہارون آباد سائیٹ ایریا کے گوداموں سے برآمد کیا، بعدازاں اینٹی اسمگلنگ آرگنائزیشن نے مزید 2 کنٹینرز جن کی کلیئرنس ہو چکی تھی۔

رمضان المبارک میں سرکاری نرخ ہوا ہو گئے

لاہور (کنزیومر واچ نیوز) لاہور میں مہنگائی عروج پر پہنچ گئی، رمضان المبارک میں سرکاری نرخ ہوا ہو گئے، پرائس کنٹرول مجسٹریٹ غائب ہیں، سبزیوں پھلوں کے ساتھ ساتھ برائلر مرغی کی بھی من مانی قیمتیں وصول کی جارہی ہیں۔ مرغی کی سرکاری قیمت 595 روپے مقرر ہے لیکن مارکیٹ میں 700 روپے فی کلو فروخت ہورہی ہے۔ خریدار کہتے ہیں انتظامیہ کہیں نظر نہیں آرہی۔ رمضان المبارک آتے ہی ذخیرہ اندوز اور منافع خور سرگرم ہو گئے، سرکاری نرخ نامے ہوا میں اڑا دیے، من مانی قیمتوں پر اشیائے ضروریہ فروخت کی جارہی ہیں۔ لاہور میں مصنوعی مہنگائی عروج پر ہے، گراں فروش مافیا دونوں ہاتھوں سے عوام کو لوٹنے میں مصروف ہیں، ضلعی انتظامیہ خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ لاہور میں مرغی کا سرکاری ریٹ 595 روپے فی کلو ہے جبکہ فروخت 700 روپے کی جارہی ہے۔ مہنگائی سے پریشان عوام کا کہنا ہے کہ انتظامیہ کہیں نظر نہیں آرہی۔ دکانداروں کا ہمیشہ کی طرح ایک ہی رونا ہے کہ گوشت کی قیمت زیادہ ہے سرکاری ریٹ پر کیسے بیچ سکتے ہیں۔ لاہور میں پھل اور سبزیاں بھی من مانی قیمتوں پر فروخت کیے جارہے ہیں، سیب 300 کے بجائے 350، کیلا 270 کے بجائے 300، امرود 220 کے بجائے 250 روپے فی کلو فروخت ہورہا ہے، خربوزے کے سرکاری ریٹ 140 ہیں جو 160 روپے اور انگور 305 کے بجائے 350 روپے فی کلو میں فروخت ہورہا ہے۔ دوسری جانب سبزیوں کی قیمتوں کو بھی پر لگ گئے ہیں، آلو 55 روپے کے بجائے 70، پیاز 75 کے بجائے 100 روپے، ٹماٹر 40 کے بجائے 70 روپے، ادرک 370 روپے کے بجائے 400 اور لہسن سرکاری ریٹ 600 کے بجائے 800 روپے میں فروخت ہورہا ہے۔

رمضان آتے ہی چینی 15 سے 20 روپے فی کلو مہنگی

کراچی (کنزیومر واچ نیوز) کراچی میں چینی کی قیمت میں اضافہ ہوگیا، رمضان آتے ہی چینی 15 سے 20 روپے فی کلو مہنگی کردی گئی ہے۔ رمضان المبارک آتے ہی کراچی میں چینی کی ریٹیل قیمت میں 15 سے 20 روپے اضافہ کردیا گیا، ریٹیل مارکیٹ میں چینی 165 سے 170 روپے فی کلو میں فروخت ہورہی ہے۔ رمضان سے پہلے چینی کی قیمت 130 سے 140 روپے فی کلو تھی، چینی کے 50 کلو کے تھیلے کے نرخ 7870 روپے پر جا پہنچے۔ دکانداروں کا کہنا ہے کہ رمضان المبارک سے قبل چینی کا 50 کلو کا تھیلا 6100 روپے کا تھا، جس میں 1770 روپے کا اضافہ ہوگیا ہے۔

سیمنٹ کی مقامی فروخت اور برآمدات میں ماہانہ بنیاد پر کمی

کراچی (کنزیومر واچ نیوز) فروری میں سیمنٹ کمپنیوں نے ملک میں 30 لاکھ 65 ہزار ٹن سیمنٹ فروخت کیا، جنوری کی نسبت فروری میں 3 لاکھ ٹن اور 10 فیصد کم سیمنٹ مقامی مارکیٹ میں فروخت کی گئی۔ آل پاکستان سیمنٹ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن نے سیمنٹ کی فروخت کا ڈیٹا جاری کردیا۔ اعداد و شمار میں بتایا گیا ہے کہ فروری میں سیمنٹ کی مقامی فروخت اور برآمدات میں ماہانہ بنیاد پر کمی جبکہ سالانہ بنیاد پر اضافہ ریکارڈ کیا گیا، فروری میں سیمنٹ کمپنیوں نے ملک میں 30 لاکھ 65 ہزار ٹن سیمنٹ فروخت کیا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جنوری کی نسبت فروری میں 3 لاکھ ٹن اور 10 فیصد کم سیمنٹ مقامی مارکیٹ میں فروخت ہوئی، فروری 2024ء کی نسبت فروری 2025ء میں 2 لاکھ ٹن اور 7 فیصد زیادہ سیمنٹ ملک میں فروخت ہوا۔ اعداد و شمار کے مطابق سیمنٹ کمپنیوں نے فروری 2025ء میں 5 لاکھ 31 ہزار ٹن سیمنٹ بیرون ملک فروخت کیا۔

مصنوعی ذہانت کا استعمال، بینک کی چار ہزار اسامیاں ختم

لندن (کنزیومر واچ نیوز) سنگاپور کے بڑے بینک ڈی بی ایس نے تقریباً چار ہزار اسامیاں ختم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اب یہ کام ملازمین کے بجائے بڑی حد تک مصنوعی ذہانت (اے آئی) سے لیا جارہا ہے۔ برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی میں شائع رپورٹ کے مطابق ڈیولپمنٹ بینک آف سنگاپور (ڈی بی ایس) کے ترجمان نے بتایا کہ ممکنہ طور پر آئندہ تین برسوں میں عارضی اور کنٹریکٹ ملازمین کی 4 ہزار اسامیاں ختم کردی جائیں گی۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ بینک کے مستقل ملازمین اس فیصلے سے متاثر نہیں ہوں گے۔ یہ فیصلہ ڈی بی ایس کو ان اولین بڑے بینکوں میں سے ایک بنادے گا جو اس حوالے سے تفصیلات پیش کرے گا کہ اے آئی ٹیکنالوجی اس کے آپریشنز کس طرح متاثر کرے گی۔ بینک کے چیف ایگزیکٹیو پیوش گپتا کا کہنا ہے کہ اس بات کا بھی امکان ہے کہ بینک میں مصنوعی ذہانت سے متعلق نئی ملازمتیں پیدا ہوں۔ ڈی بی ایس کے ترجمان نے کہا کہ اگلے تین سالوں میں، ہمارا خیال ہے کہ مصنوعی ذہانت مخصوص منصوبوں پر کام کرنے والی ہماری 19 مارکیٹوں میں تقریباً 4 ہزار عارضی یا کنٹریکٹ اسٹاف کی ضرورت کم کرسکتی ہے۔ اس وقت ڈی بی ایس کے ملازمین کی تعداد تقریباً 41 ہزار ہے، جن میں سے 8 سے 9 ہزار ملازمین عارضی بنیادوں پر کام کررہے ہیں۔ بینک کے چیف ایگزیکٹو نے گزشتہ سال ایک بیان میں کہا تھا کہ ان کا یہ بینک ایک عشرے سے مصنوعی ذہانت پر کام کررہا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ آج ہم نے 350 جگہوں پر اے آئی کے 800 ماڈل تعینات کردیے ہیں۔ آئی ایم ایف نے گزشتہ برس اے آئی کی وجہ سے تقریباً 40 فیصد ملازمین کے بیروزگار ہونے کا خدشہ ظاہر کیا تھا۔ آئی ایم ایف کی سربراہ کرسٹالینا جارجیوا کا کہنا تھا کہ مصنوعی ذہانت زیادہ تر مقامات پر عدم مساوات کو مزید گہرا کردے گی۔ جب کہ بینک آف انگلینڈ کے گورنر اینڈریو بیلی کا کہنا تھا کہ مصنوعی ذہانت ملازمتوں کو تباہ کرنے والا نہیں ہوگا بلکہ انسان نئی ٹیکنالوجیز کے ساتھ کام کرنا سیکھ جائیں گے۔

ہیکرز میل ویئر وائرس کی مدد سے کرپٹو کرنسی والٹ ڈیٹا چرانے کے لیے سرگرم

کراچی (کنزیومر واچ نیوز) ہیکرز میل ویئر وائرس کی مدد سے کرپٹو کرنسی والٹ ڈیٹا چرانے کے لیے سرگرم ہوگئے، کابینہ ڈویژن کے تحت پاکستان سائبر ایمرجنسی ریسپانس ٹیم نیا ایڈوائزری جاری کردی۔ ڈان نیوز کے مطابق ایڈوائزری میں کہا گیا ہے کہ لیوما اسٹیلر نامی وائرس لاگ ان، براؤزر انفارمیشن اور کرپٹو کرنسی والٹ کا ڈیٹا چرا سکتا ہے، وائرس سے چوری شدہ معلومات اور ڈیٹا کو ہیکنگ فورمز پر فروخت کیا جاسکتا ہے۔ ایڈوائزری میں کہا گیا ہے کہ پی ڈی ایف فائلوں میں جعلی بوٹ ڈیٹیکشن سسٹم کی تصاویر کا استعمال کرکے وائرس پھیلایا جاتا ہے، بوٹ ڈیٹیکشن سسٹم کے ذریعے وسیع پیمانے پر فشنگ مہم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ایڈوائزری کے مطابق حملہ آور سرچ انجن میں رد و بدل کرکے نقصان دہ پی ڈی ایف ڈاؤن لوڈ کرنے پر مجبور کرتے ہیں، پی ڈی ایف فائلز میں دھوکہ دہی پر مبنی بوٹ ڈیٹیکشن سسٹم کی تصاویر شامل ہوتی ہیں، تصاویر پر کلک کرنے سے صارفین فشنگ ویب سائٹس پر منتقل ہوجاتے ہیں، یہ ویب سائٹس مالی معلومات چوری یا سسٹمز کو مالویئر وائرس سے متاثر کرتی ہیں۔ ایڈوائزری میں کہا گیا ہے کہ وائرس سے متاثرین کے انٹرنیٹ کا غلط استعمال بھی کیا جاسکتا ہے، فشنگ مہم ٹیکنالوجی، مالی خدمات اور مینوفیکچرنگ سیکٹرز کے صارفین کو متاثر کرچکی ہے۔ ایڈوائزری میں نقصان دہ پی ڈی ایف پہچاننے کی تربیت دینے، جعلی ویب سائٹس کی نگرانی اور دھوکہ دہی پر مبنی ڈومینز کو رپورٹ کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ ایڈوائزری میں اداروں کو اہم ڈیٹا کا باقاعدہ بیک اپ اور ریکوری کے عمل کی تصدیق، حملوں کی روک تھام کے لیے تمام سسٹمز کو اپ ڈیٹ، ملٹی فیکٹر تصدیق کا نظام اپنانے اور سائبر سیکیورٹی دفاع کو مضبوط بنانے کی سفارش کی گئی ہے۔

ایڈیٹر: نشید آفاقی

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

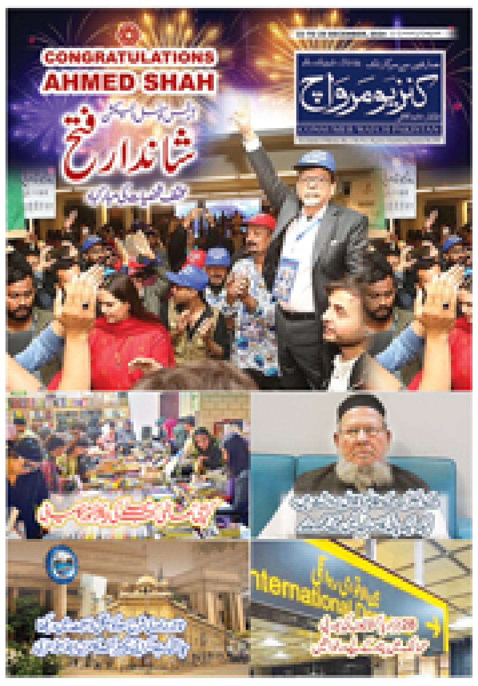

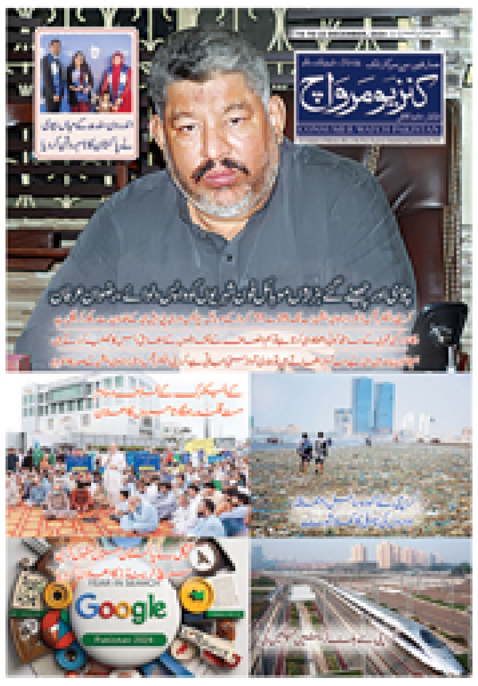

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3